یا اللہ جل جلالہٗ　　　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حسبنا اللہ و نعم الوکیل ' علی اللہ توکلنا ' الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

قلت حیلتی اغثنی وادرکنی

ولسوف یعطیک ربک فترضٰی

کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہے رضائے مصطفےٰ میں رب کعبہ کی رضا
رب کعبہ کی رضا میں ہے رضائے مصطفےٰ

جلد نمبر ۵۴　　　　شمارہ نمبر ۱۰

ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۔	آقا ہم شرمندہ ہیں	3
۲۔	حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو صدمۂ عظیمہ	4
۳۔	نازاں رہے وہ نسبت صادق پہ عمر بھر	6
۴۔	چیدہ چنیدہ...... پروفیسر فیض رسول فیضانؔ	7
۵۔	عشق رسول کیلئے عمر بھر میں صرف ایک ہی دن کیوں؟	8
۶۔	سر کاٹنا ہے ہر کسی گستاخ کا ہمیں	9
۷۔	گستاخانہ فلم اور گستاخانہ عبارات وقلم	10
۸۔	ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد	12
۹۔	حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو	13
۱۰۔	تاریخ اسلام کا انتہائی المناک حادثہ	16
۱۱۔	بول بولے میری سرکاروں کے	18
۱۲۔	ذکر حضرت محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ	22
۱۳۔	تذکرہ برکاتی مشائخ اور حضرت امین ملت وضیغم اہلسنّت کا کراچی ورود مسعود	24
۱۴۔	طاہر القادری کا انقلاب (دوسروں کی زبان سے)	26
۱۵۔	اہلسنّت وجماعت کی مذہبی وتبلیغی خبریں	28

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

''آقا ہم شرمندہ ہیں''

اب جبکہ مغرب اس قدر کھلی شیطانیت پر اُترا ہوا ہے اور اس پر شرمندہ ہونے کی بجائے پوری ڈھٹائی سے اکڑا ہوا ہے تو ایسے میں اب ہمیں سوچنا یہ ہوگا کہ ہم کس صف میں کھڑے ہونا پسند کرتے ہیں......حضور ﷺ کے غلاموں کی یا' آقا کریم ﷺ کے دشمنوں کی ...... اب فیصلے کی گھڑی دور نہیں' اگر ہم حبیب خدا ﷺ کی غلامی کے دعویدار ہیں تو پھر اس کیلئے ضروری ہے کہ ہر اس قوت کو مسترد کر دیں جو ہمارے آقا ﷺ کی توہین کی مرتکب ہو ......چاہے وہ امریکہ کا ملعون فلم ساز ہو' ڈنمارک کا اخبار ہو یا ہمارے اپنے حکمران ہوں۔ ❁ اپنے گھروں سے ہر اس شے کو اُٹھا کر باہر پھینک دیں جو مالک کُل ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف ہو......اپنے گھروں کو تعلیمات شاہِ مدینہ ﷺ کا مرکز بنا دیں......اپنے بچوں کو بتائیں کہ صرف اور صرف احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ہی ان کے آئیڈیل بننے کے حقدار ہیں' باقی تمام آئیڈیلز کو وہ اپنی زندگیوں سے خارج کر دیں۔

اے اُمت مسلمہ! اے پاکستان کے مسلمانو! ابھی بھی وقت ہے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں ...... ورنہ دنیا میں تو انجام جو ہوگا......وہ تو ہوگا۔ آخرت میں بھی ہم سرخرو نہ ہو سکیں گے۔

سوچئے! اپنی موجودہ روش کے ساتھ کہ وہاں جب آقا ﷺ کھڑے ہوں گے اور ہم شرمندگی سے سر اُٹھا نہ پائیں گے تو پھر کیا حال ہوگا......؟ ❁ اگر آخرت میں حبیب لبیب ﷺ شافع محشر نے شفاعت کرنے سے ہی انکار فرما دیا تو پھر......؟ اُٹھئے! اور دنیا کو واشگاف لفظوں میں بتا دیجئے کہ ہمارے ماں' باپ' ہمارے بچے اور ہماری جانیں قربان ہوں اس ذات پہ جو خالق کائنات کا محبوب ہے' بتا دیجئے لوگوں کو اور ڈٹ جایئے کہ:

سالارِ کارواں ہے سید حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا

آیئے! مل کر ہدیہ محبت' پیغام اطاعت اور اظہار حقیقت اپنے آقا کے حضور پیش کرتے ہیں اور عاجزانہ کہتے ہیں:

؎ تجھ کو بھلا کر زندہ ہیں......آقا ہم شرمندہ ہیں

اور یہ عہد کرتے ہیں کہ انشاء اللہ اب ہمیں موت آئے گی تو غلام محمد کے طور پر اور ہم عزت سے سر اُٹھا کر چلیں گے تو غلام محمد (ﷺ) کے طور پر......آیئے......!! عہد کریں۔ (ماخوذ)

☆☆☆☆

حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو صدمہ عظیمہ

نمازِ تراویح میں بہتر (۷۲) مرتبہ قرآن پاک سنانے والے پشاور کی مشہور مسجد مہابت خان میں صرف ایک ہی رکعت میں ۲۷ پارے پڑھ جانے والے حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرکزِ توجہ و مرید خاص نباضِ قوم حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے سُسر، صاحبزادہ محمد داؤد رضوی وصاحبزادہ رؤف رضوی کے نانا جان، یادگار اسلاف، شیخ الحفاظ حضرت مولانا الحاج حافظ محمد رمضان جماعتی سیالکوٹی ذوالقعدہ کی چھٹی شب (شب پیر شریف) تقریباً ۱۲ بج کر ۴۰ منٹ پر بعمر تقریباً ۱۰۰ سال قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون○

«» "مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ"...... پیرانہ سالی وشدتِ ضعف کی حالت میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ العالی کو پے درپے صدمات پیش آئے۔☆نورِ چشم، دخترِ نیک اختر حال ہی میں خالق حقیقی سے جاملیں......(مرحومہ کا ۹ ماہ قبل صفر المظفر کی چھٹی شب کو انتقال ہوا) اُن کے انتقال پُر ملال کا زخم ابھی تازہ تھا کہ آپ کے سُسرِ محترم بھی داغ مفارقت دے گئے۔ مولیٰ کریم اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور حضرت موصوف حفظہ اللہ کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین

مولانا محمد رمضان جماعتی کی نماز جنازہ ۶ ذوالقعدہ ۲۴ ستمبر بروز پیر شریف بعد از نماز عصر آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف کے چشم و چراغ پیر سید منظر حسین شاہ صاحب جماعتی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں نامور علماء ومشائخ اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تدفین قبرستان سورج پور نزد مرے کالج میں آپ کے آباؤاجداد کی قبور کے قریب عمل میں آئی۔

چہرہ مبارک بعد از وفات بھی انتہائی روشن اور تروتازہ تھا جس سے اہلسنّت وجماعت کی حقانیت کا خوب مظاہرہ ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

شیخ طریقت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب نے جب مرحوم کا آخری دیدار کرتے ہوئے دعا فرمائی تو حاضرین پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔

مختصر شجرہ نصب: حافظ محمد رمضان جماعتی ولد غلام نبی ولد عطا محمد ولد علم دین ولد فضل دین علیہم الرحمۃ۔ یہ خاندان حضور امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین میں سے ہے۔ «» حضرت حافظ صاحب مرحوم ومغفور (جن کو حضرت نباضِ قوم "شیخ الحفاظ" کے لقب سے یاد فرماتے ہیں) نے اوائل عمر میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ آپ کے دادا جان چودھری عطاء محمد جماعتی صاحب سیالکوٹ کی معروف کاروباری شخصیت تھے، جن کے پاس پشاور سرحد سے بھی لوگ سامان وغیرہ لینے آتے تھے۔ قیام پاکستان سے قبل ایک مرتبہ پشاور سے آئے ہوئے افراد نے چودھری عطاء محمد صاحب سے کہا کہ "ہمیں پنجاب کا کوئی حافظ قرآن دیں، جو پشاور میں قرآن پاک سنائے"۔ چودھری صاحب فرمانے لگے "میرے پوتے کو لے جاؤ" وہ کہنے لگے "اس کی تو ابھی ابتدائی عمر ہے یہ کیا سنائے گا؟" انہوں نے کہا "بس آپ لے جائیں"۔ چنانچہ حافظ محمد رمضان صاحب مسجد مہابت خان پشاور پہنچے جہاں بڑے بڑے تجربہ کار حفاظ وقراء موجود تھے اُن کی موجودگی میں آپ نے ایک ہی رکعت میں ۲۷ پارے پڑھ دیئے۔ جس پر سب حاضرین عش عش کر اُٹھے اور آپ کو بڑے تحائف پیش کئے گئے اور اس بات کا اظہار کیا گیا کہ آپ یہیں رہیں۔ «» حافظ محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت باعمل، متقی و پرہیزگار ہستی تھے۔ آپ نماز وتہجد اور اوراد ووظائف کی بے حد پابندی فرماتے تھے حتیٰ کہ آخری ایام میں نقاہت کے باوجود بھی بحمدہٖ تعالیٰ نماز وقرآن کی محبت اُن کے دل میں بسی رہی۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے فیض صحبت اور والدین کی تربیت کا اثر تھا کہ آپ کو علم دین کے اصول کا شوق پیدا ہوا اور عظیم روحانی شخصیات حضرت حافظ خدا بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ محمد یعقوب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے تعلیم و تربیت حاصل کی۔ «» آپ دو مرتبہ حج وزیارت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ پہلی مرتبہ (بذریعہ بحری جہاز) ۱۹۶۷ء میں ماشاءاللہ پانچ ماہ حرمین طیبین حاضر رہنے کا موقع نصیب ہوا۔ «» مولانا حافظ محمد رمضان رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے خادم خاص حاجی محمد بوٹا رحمۃ اللہ علیہ کے داماد ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ حاجی محمد بوٹا رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شاہِ جماعت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت وقرب کی بدولت مولیٰ کریم نے بے پناہ عنایات فرمائیں۔ متعدد واقعات میں سے مدینہ منورہ حاضری کا ایک روح پرور واقعہ حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے درج ذیل الفاظ میں بیان فرمایا:...... مسلمانو! شکر کرو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تمہیں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے جلیل القدر بزرگ اور پیشوا عطا فرمائے...... حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک

مرتبہ لاہور کی ایک مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ان دنوں سخت سردی پڑ رہی تھی جس کی وجہ سے آپ کو شدید بخار ہو گیا تو آپ مسجد کے کمرے میں لحاف اوڑھے آرام فرما تھے کہ اچانک اپنے وقت کے ممتاز نعت گو شاعر عاشق رسول حضرت حافظ پیلی بھیتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ کسی خادم نے آپ کو اُن کی آمد کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ "انہیں اندر بلا لو"۔ وہ حاضر ہوئے اور سلام عرض کر کے آپ کی چار پائی کے قریب بیٹھ گئے۔ اللہ اکبر! حضور امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی عاجزی و انکساری کی انتہا...... کہ آپ نے پہلے معذرت کے انداز میں حافظ صاحب سے فرمایا "آپ عاشق رسول ہیں، افسوس کہ میں شدید نقاہت کی وجہ سے اُٹھ کر آپ کا استقبال نہیں کر سکا......" وہ عرض کرنے لگے "حضور! مولیٰ کریم آپ کو سلامت رکھے، کوئی ایسی بات نہیں"۔ چنانچہ آپ فرمانے لگے "حافظ صاحب! کوئی نئی نعت شریف لکھی ہے؟" انہوں نے عرض کیا "جی حضور!" فرمایا "ہمیں بھی پیارا کلام سنائیں"۔ اتفاقاً اس نعت شریف میں مدینہ منورہ حاضری کے پُر کیف مناظر کا دلنشین بیان تھا۔ جس کا مقطع یوں تھا:

؎ زائروں کی بھیڑ ہو روضہ تیرا ہو مَیں نہ ہوں
وائے ناکامی کہ اک خَلقِ خدا ہو مَیں نہ ہوں

اس شعر میں ایسی خوب منظر کشی و دلی کیفیات کا بیان ہے کہ جس کو اہل نظر ہی سمجھ سکتا ہے...... کہ مدینہ منورہ میں زائرین کی بھیڑ (ہجوم) ہو ......رحمتوں کا نزول ہو......اور مَیں نہ ہوں؟ (یہ کیسے ہو سکتا ہے)

☆ حافظ صاحب نے جب یہ شعر پڑھا تو حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے چہرہ مبارک سے لحاف ہٹایا...... جب دوسرا شعر پڑھا تو اُٹھ کر بیٹھ گئے ...... ذرا غور فرمایئے کہ سخت سردی، شدت کا بخار اور ضعف و نقاہت کی انتہا لیکن ایسی ایمانی و روحانی قوت...... کہ شدید سردی میں عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایسی گرمی! حافظ صاحب علیہ الرحمۃ نے جب یہ شعر پڑھا:

؎ میں وہاں ہوں، وہ وہاں ہوں یا نہ ہوں، پر یہ نہ ہو
شاہ کے دربار میں چرچا میرا ہو، مَیں نہ ہوں؟

یہ سن کر فوری طور پر حضور امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے خادم خاص حاجی محمد بوٹا (جو سفر حضر میں آپ کے ساتھ ہوتے، انہیں حضرت کے ساتھ کئی مرتبہ حج و زیارت کی سعادت بھی حاصل ہوئی) سے فرمایا "حاجی بوٹا! فوراً مدینہ منورہ حاضری کیلئے سامان تیار کرو"۔ عاشق رسول اللہ اور عاشق مدینہ ایسے ہوتے ہیں...... بہت بڑی بات ہے۔ بار بار تصور فرمائیں کہ شدت کا بخار، بند کمرے میں لحاف لئے آرام فرما لیکن عشق کی غذا ایسی تھی کہ فرمایا "عشاق مدینہ منورہ حاضر ہیں اور میں یہاں ہوں، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا"۔ سنیو! اپنے اسلاف پر فخر کرو کہ بحمدہٖ تعالیٰ ہمارا کیسے کیسے عظیم بزرگوں کے ساتھ تعلق قائم ہے...... ☆ یاد رہے کہ عزیزم محمد داؤد رضوی و عزیزم محمد رؤف رضوی سلمہما کے نانا جان مولانا حافظ محمد رمضان جماعتی (جو بڑے اَجل حافظ قرآن تھے اور بہتر مرتبہ نماز تراویح میں قرآن پاک سنانے کا شرف حاصل کیا) حاجی محمد بوٹا صاحب کے داماد تھے۔ یعنی حضور امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص کی صاحبزادی محمد داؤد رضوی، محمد رؤف رضوی کی نانی صاحبہ تھیں۔ کیسے قدرت نے روحانی جوڑ ملائے ہیں"۔

یاد رہے کہ حضرت مولانا محمد رمضان جماعتی حضرت نباض قوم مدظلہ پر بہت زیادہ شفقت و محبت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی مسلکی و دینی خدمات جلیلہ پر ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے......اور اکثر فرمایا کرتے کہ "مجھے فخر حاصل ہے کہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ جیسے قطب دوراں میرے پیرو مرشد ہیں اور مولانا محمد صادق صاحب جیسے باعمل عالم دین میرے داماد ہیں"۔ اور آپ رضائے مصطفےٰ کے اولین قارئین میں سے تھے۔ فرمایا کرتے "مَیں دورانِ تقریر اکثر رضائے مصطفےٰ ہی سے واقعات بیان کرتا ہوں کیونکہ مجھے مولانا صاحب پر مکمل اعتماد ہے"۔ جب کہیں نماز کا موقع آتا تو آپ مولانا ابوداؤد صاحب کو امامت کیلئے حکم فرماتے بلکہ ایک مرتبہ آپ نے حضرت نباض قوم سے فرمایا "میری تمنا ہے کہ میرا جنازہ بھی آپ ہی پڑھائیں"، تو حضرت عرض کرنے لگے "اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔ آمین

اظہارِ تشکر و معذرت: میرے مخدوم و محترم حضرت مولانا حافظ محمد رمضان جماعتی سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پُر ملال اور غم کی اس گھڑی میں جو علماء و مشائخ اور عزیزان و احبابِ اہلسنّت نماز جنازہ، ختم قل و محافلِ ایصالِ ثواب میں نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ شریک ہوئے۔ تعزیت کیلئے تشریف لائے اور اندرون و بیرون ملک سے جن حضرات نے تعزیتی مکتوب ارسال کئے، اپنے اپنے ہاں ایصالِ ثواب کی محافل کا اہتمام کیا...... فقیر اُن تمام اہل محبت کا نہایت مشکور ہے اور فقیر جن علماء و مشائخ کی تشریف آوری پر (اپنی علالت و شدتِ غم کی وجہ سے) مل نہیں سکا، جنہیں زیادہ وقت نہیں دے سکا، اُن کے مکتوب کا جواب نہیں دے سکا، اُن سب سے فقیر معذرت خواہ ہے اور سب کیلئے دعا گو ہے۔

(دعا گو و دعا جو......الفقیر ابوداؤد محمد صادق غفرلہٗ)

نازاں رہے وہ نسبتِ صادق پہ عُمر بھر

﴿نبّاضِ قوم حضور قبلہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے سُسر اور صاحبزادہ محمد داؤد رضوی و صاحبزادہ محمد رؤف رضوی (زید مجدہم) کے نانا جان' حضرت مولانا حافظ محمد رمضان جماعتی سیالکوٹی علیہ الرحمۃ کے انتقالِ پُر ملال پر منظوم پُرسہ﴾

نبّاضِ قوم کے سُسرِ محترم تھے وہ
پیرِ علی پُوری کے چنیدہ مرید تھے
داؤد اور رؤف کے نانا بھی آپ تھے
پُوچھا جو شیخ نے کہ: تمہارا ہے نام کیا؟
مُرشد نے مُسکرا کے کہا اُن سے برملا:
پس تم قرآن حفظ کرو رب کے فضل سے
فرمانِ پیشوا سے وہ حافظ بھی بن گئے
تقریباً اک صدی وہ رہے اس جہان میں
مرحوم نے سنایا بہتّر دفعہ قرآن
اک بار جبکہ وہ بہ پشاور مقیم تھے
سیراب علمِ دیں سے ہزاروں کو کر دیا
چہرہ وفات پر بھی ترو تازہ ہی رہا
نازاں رہے وہ نسبتِ صادق پہ عمر بھر
تازہ تھا بنت نیک کا زخمِ اجل ابھی
حضرت کو عافیت بھری عُمرِ خضر ملے
کتنے نیاز مند ہیں عالم میں آپ کے
فیضاںؔ کارِخیر کا اب اہتمام کر!

کاملِ ولی تھے' حافظِ والا حشم تھے وہ
وہ ہستی ' مبارک و رُوحِ سعید تھے
روحانیت کا ایک خزانہ بھی آپ تھے
''رمضان ہُوں'' جواب میں موصوف نے کہا
رمضان اور قرآن کا گہرا ہے واسطہ
جھولی سعادتوں سے بھرو رب کے فضل سے
انعام اُن پہ حق نے کئے نت نئے نئے
اک منفرد مٹھاس تھی اُن کے بیان میں
اللہ اکبر! اُن کی تھی کتنی بلند شان
پارے ستائیس' اک رکعت میں سنا دیئے
پرہیز گار اُنہوں نے گنواروں کو کر دیا
مسلک کے صدق کا تھا نرالا مظاہرہ
سرخم کیا امامتِ صادق پہ عمر بھر
اوپر سے پیش آ گیا صدمہ یہ اور بھی
پروردگار آپ کو صبر جمیل دے
میں بھی شریک کار ہوں اُس غم میں آپ کے
اور نظم مغفرت کی دُعا پر تمام کر

مرحوم کو خزینۂ رحمت نصیب ہو!
محبوب کبریا ﷺ کی شفاعت نصیب ہو

(از: پروفیسر فیض رسول فیضاںؔ گوجرانوالہ)

چیدہ چنیدہ ...... پروفیسر فیض رسول فیضانؔ

سیدنا خلیل و ذبیح علیہم السّلام

پسر ذبیح صفت ہو گا صابر و شاکر
پدر جہاں پہ اولوالعزم ہو خلیل ایسا
کبھی نہ چشمِ فلک کو نظر پڑا فیضانؔ
رضائے حق میں رچا مظہرِ جمیل ایسا

سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

جس کا نام عثمان ہے وہ جامع القرآن ہے
پیکرِ شرم و حیا' جود و سخا کی کان ہے
ذات ذوالنورین ہے فیضانؔ فطرت ہے غنی
امنِ اُمت کے لئے قربان اُس کی جان ہے

مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ

اعلیٰ حضرت کے خلیفہ آپ ہیں
ذات ہے صدر الافاضل آپ کی
اک زمانہ آپ سے ہے فیض یاب
اور اک دنیا ہے قائل آپ کی

شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمۃ

فیضانؔ وہ خلیفۂ احمد رضا بھی تھے!
اور والدِ نورانیؔ صاحب وفا بھی تھے
تھی عالمی مبلغِ اسلام اُن کی ذات
عالم بھی تھے فقیر بھی تھے باخدا بھی تھے

مولانا محمد ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ

عکسِ رضا و قُطبِ مدینہ بھی آپ ہیں
مدنی عنایتوں کا خزینہ بھی آپ ہیں
گہوارۂ متاعِ سکینہ بھی آپ ہیں
فیضانؔ بیمثال نگینہ بھی آپ ہیں

مبارکباد

حرمین کے زائروں کو میری
روح و دل و جان سے مبارک
آنکھوں کو دکھا مدینہ یا رب
کہتا ہوں زبان سے مبارک

اسلام مخالف فلم

فلم ہو کہ خاکے ہوں' یا ہو کوئی گستاخی
الغرض جہاں پر بھی پہلوئے اہانت ہے
ایسی ہر مساعی پر ' ایسے ہر رویّے پر
بار بار لعنت ہے بے شمار لعنت ہے

سیلاب و آتشزدگی

ایک جانب آگ ہے دُوجی طرف سیلاب ہے
آہ! پھر بھی ملّتِ نادان محوِ خواب ہے
اب بھی گر فیضانؔ گہری نیند سے جاگے نہ ہم
پھر سمجھ لؤ بند ہم پر رحمتوں کا باب ہے

تریسٹھ سالہ جہاد

گوجرانوالے میں جس دن آئے تھے نبّاضِ قوم
اس بشارت کو تریسٹھ سال پورے ہو گئے
اب بھی ہے فیضانؔ کوہِ استقامت ان کی ذات
جبکہ اس دوران کتنے آئے' چمکے' کھو گئے

ساٹھواں جشن دستار فضیلت

پہلی یہ اپنے شہر کی ہے دینی درس گاہ
حنفیّہ رضویہ جو سراج العلوم ہے
فیضانؔ ساٹھ سال سے خدمت میں ہے مگن
اس مدرسے کی سارے زمانے میں دھوم ہے

عشق رسول ﷺ کیلئے عمر بھر میں صرف ایک ہی دن کیوں؟

مشہور کالم نگار عبدالقادر حسن رقمطراز ہیں کہ: کبھی کہیں پڑھا تھا کہ زمین کے تمام درخت قلمیں بن جائیں اور سمندر روشنائی تب بھی تیری حمد وثناء بیان نہیں ہوسکتی اور میں تو ان لوگوں میں سے ہوں جن کے پاس الفاظ کا ذخیرہ ہی بہت کم ہے' کئی الفاظ تو ایسے ہیں جو میں نے کبھی لکھے ہی نہیں' یوں میرے جیسا بے بضاعت انسان کسی ایسی ہستی کی تعریف کیا بیان کرسکتا ہے' جس کی بے مثل زندگی اس کے ساتھیوں نے ساعت بہ ساعت بیان کر دی ہو' کوئی نقطہ کوئی شوشہ رہنے نہ دیا ہو' یوں انسانی تاریخ کی پہلی ہستی جس کی زندگی اس کے ساتھیوں نے لفظ بہ لفظ بیان کردی۔ ایسے ایسے واقعات اور مشاہدات ملتے ہیں جو کوئی جانثار اور عاشق ہی بیان کرسکتا ہے۔ مثلاً حضور پاک کی رفتار اور چال کہ یوں لگتا تھا جیسے کسی ڈھلوان سے اُتر رہے ہوں۔ میں اسی محمد ﷺ کا غلام ہوں جس کی غلامی غائبانہ سہی ایک نعمت ہے۔ آپ نے اپنے ہم نشین ساتھیوں سے ایک بار فرمایا کہ تم تو میرے ساتھی اور رفیق ہو' میرے دوست تو وہ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے پھر ایک بار یہ بھی فرمایا کہ دیکھو ایک وقت آئے گا جب کوئی کہے گا کہ میرا سب کچھ لے لو مگر ایک بار حضور کی کھلی آنکھوں سے زیارت کرا دو مگر ایسا نہیں ہو سکے گا ﴿ ﴾ تو میں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے روضہ کی جالی کے سامنے کھڑا ہوں' سعودی اہلکار مجھ سے کہتے ہیں کہ جو دعا ہے وہ قبلہ رو ہو کر مانگو' روضہ کی طرف منہ کر کے نہیں مگر میں تو دعا نہیں اس دربار میں فریاد کر رہا ہوں' یوں لگتا ہے میں سرور کائنات سرکار دو جہاں کے دربار میں ان کے سامنے کھڑا ہوں' بس بیچ میں صرف پتھر کی جالی حائل ہے۔ آقا اور غلام کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں جو عرض کر رہا ہوں' میری اس فریاد کا ایک ایک لفظ سماعت مبارک تک پہنچ رہا ہے اور پھر نہ جانے کتنی دیر بے خودی کے اس عالم میں گم سم رہتا ہوں کہ دربار کا ایک کارندہ سختی کے ساتھ میرے کندھے کو پکڑ کر میرا منہ (کعبہ کے کعبہ ﷺ سے ہٹا کر) قبلہ کی طرف کر دیتا ہے۔ ایک غلام کا سلسلہ کلام اور فریاد ٹوٹ جاتا ہے پھر میں اس ہستی کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں لوٹ آتا ہوں۔ ایک دن اچانک ایک ترقی پسند مارکسزم کا پیروکار ہونے کا دعوے دار میرا دوست احمد بشیر گھر پر ملنے آتا ہے اور کہتا ہے کہ تم فلاں صاحب سے مل لو۔ میں یہ بات بس سن لیتا ہوں۔ چند دن بعد مرحوم احمد بشیر پھر آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اب تمہیں لینے آیا ہوں' میں ساتھ ہو لیتا ہوں اور وہ مجھے ایک صاحب کشف سید سرفراز شاہ کے ہاں لے جاتا ہے۔ میں نے اپنے دوست سے پوچھا کہ تمہارے جیسے منکر کا ایسے لوگوں سے کیا تعلق؟ جواب دیتا ہے' چپ رہو اور پھر جب شاہ صاحب سے زندگی کی پہلی ملاقات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس تمہارے لئے ایک پیغام ہے جو میں پہچانا چاہتا تھا' پھر وہ میری روضہ مبارک پر حاضری' میری فریاد اور میری آہ وزاری کا حوالے دے کر کہتے ہیں کہ تمہاری فریاد قبول ہوئی۔ شاہ صاحب میری درخواست کے الفاظ تک دہراتے ہیں اور پھر اس حیرت زدہ ملاقاتی کو مبہوت اور بے سدھ کر کے رخصت کی اجازت دیتے ہیں۔ ﴿ ﴾ تب سے اب تک میری زندگی اس آقائے ولی نعمت دونوں جہانوں کی رحمت کی کرم گستری میں گزر رہی ہے۔ کب تک ہے' مجھے معلوم نہیں لیکن میری اس فریاد کا ایک حصہ وہ تھا جو صرف دوسری دنیا میں مجھ پر ظاہر ہوگا اگر میری ایسی قسمت ہوئی تو ورنہ اس دنیا میں اپنے آقا کا فضل وکرم قدم قدم پر دیکھ رہا ہوں۔ عجز وانکسار مگر تن کر زندگی بسر کر رہا ہوں۔ انسانوں کی پرواہ ختم ہو چکی ہے' اس کی جگہ انسانیت کی خدمت نے لے لی ہے۔ قلم سے مسلسل خدمت کر رہا ہوں اور یہ سلسلہ جاری ہے جب تک دماغ میں سوچ کے سوتے زندہ ہیں اور ہاتھ میں سکت باقی ہے' میں اپنے آقا کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈالے رہوں گا۔ کیونکہ اس سے بڑا اعزاز اور کوئی نہیں ہے۔

حیرت ہے کہ آج پیپلز پارٹی کی حکومت کی طرف سے ''یوم عشق رسول'' منایا جا رہا ہے۔ مغرب کی مسیحی دنیا والے اسی طرح یوم والدین وغیرہ منایا کرتے ہیں اور اس دن والدین یا کسی دوسرے کو یاد کرتے ہیں لیکن کیا کوئی مسلمان زندگی کے کسی صرف ایک دن عشق رسول ﷺ کی سرکاری مشق کرتا ہے۔ مسلمان تو خدا اور رسول کا نام بے دھیانی میں بھی لیتا رہتا ہے۔ مسلمان صبح بیدار ہوتے ہی رسول پاک کا نام لیتا ہے اور اس سے دن بھر کیلئے برکت مانگتا ہے اور رات سوتے وقت درود شریف پڑھ کر آنکھ بند کرتا ہے۔ ایسے انسان کو اس کی پوری زندگی میں صرف ایک دن کیلئے عشق رسول کی دعوت دینا ایک بہت بڑی جسارت ہے۔ پیپلز پارٹی والوں کو علم نہیں کہ انہوں نے رسول پاک ﷺ کو ایک دن تک محدود کرنے کی جرأت کیسے کر لی ہے۔ مسلمان خواہ دارالکفر میں بھی رہتا ہو وہ مسلمان ہی ہوتا ہے' کجا کہ وہ رسول پاک ﷺ کے نام پر حاصل کئے گئے ملک کا شہری اور اس کا حکمران بھی ہو۔ بہر کیف ہر ایک کو اس کی نیت مبارک ہو' کسی کی زندگی میں صرف ایک جمعہ اور ایک دن ہی اس کے نصیب میں ہو اور کسی کا ہر دن آقا کی غلامی سے سرشار ہو۔ یہ اپنی اپنی قسمت اور اب تو ہمیں کافروں نے یاد دلایا ہے کہ تم کس کی اُمت ہو؟

(پریس نوٹ ۲۲ ستمبر ۲۰۱۲ء)

یومِ عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے موقع پر

سر کاٹنا ہے ہر کسی گستاخ کا ہمیں

توہین مصطفٰے سے اجیرن ہے زندگی
توہین مصطفٰے سے ہوا دل ملُول ہے
قلب و جگر کو کر گئی توہین پاش پاش
درد الم کا رُوح پر پیہم نزول ہے
فکر و نظر کو کھا گئی توہین کی تپش
عقل و خرد کا ہو گیا پژ مُردہ پھول ہے
ناموس مصطفٰے کی اہانت ہے ہو رہی
اس بے بسی میں مومنو جینا فضول ہے
شاتم نبی کا دہر میں پھیلا رہا ہے شر
شاتم نبی کا پا رہا دُنیا میں طُول ہے
اُٹھ جاگ اب تو مردِ مسلماں کہ حد ہوئی
دل سے نکال مصلحت کا تو دُخول ہے
بیدار کر تُو غیرتِ ایمان کا طنطنہ
کب اس میں کوئی عذر و بہانہ قبول ہے
ناموسِ مصطفٰے پہ لٹا اپنی زندگی
کہتا یہ آج یوم عشقِ رسول ہے
کس کام کی ہماری ریاضت ہے دوستو!
زندہ جہاں میں جب تک عدوئے رسول ہے
سر کاٹنا ہے ہر کسی گستاخ کا ہمیں
درکار گر جو قربِ خدا کا حصول ہے
اس ضمن میں ہے جائز ہر کوئی احتجاج
اس باب میں شہادت اپنا اُصول ہے
عامر شہید ہو کہ یا ممتاز قادری
اُسوہ انہی کا لائقِ حبّ رسول ہے
مہجورؔ، زندگی کی ضرورت نہیں ہمیں
حرمت پہ مصطفٰے کی کٹنا قبول ہے

(از: محترم سید عارف محمود مہجور رضوی، گجرات)

گستاخانہ فلم کے خلاف

سنی اتحاد کونسل کا ٹرین مارچ

لاہور (جنرل رپورٹر) سنی اتحاد کونسل پاکستان کے چیئرمین اور رکن قومی اسمبلی صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی نے کہا ہے کہ گستاخانہ فلم کے خلاف ۱۴/اکتوبر کو کراچی سے راولپنڈی تک ٹرین مارچ کیا جائے گا۔ ٹرین مارچ تیز گام کے ذریعے ۱۴/اکتوبر کو شام ۵ بجے کراچی سے شروع ہو کر ۱۵/اکتوبر کو ۹ بجے شب راولپنڈی میں ختم ہو گا۔ ٹرین مارچ کے دوران ۲۵ ریلوے سٹیشنوں پر احتجاجی جلسے منعقد ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

گستاخانہ فلم اور گستاخانہ عبارات و قلم

از: رئیس التحریر: علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی

سیدنا مجدد اعظم اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت امام اہلسنّت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے کتنا ایمان افروز روح پرور نعتیہ شعر ارشاد فرمایا تھا۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کا یہ شعر حُسن تمثیل و تفضیل کا حسین مرقع ہے' جس کے ایک ایک لفظ سے حضور جانِ نور' جان رحمت' جانِ کرم جانِ جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی برتری و بے مثالی فضیلت و عظمت واضح و ظاہر باہر ہے۔ سیدنا یوسف علیہ السلام کے خداداد حسن و جمال اور زنانِ مصر کی انگلیاں کاٹ لینے کا واقعہ قرآن عظیم میں مرقوم و موجود ہے۔ فرماتے ہیں ﴿۱﴾ وہاں سیدنا یوسف علیہ السلام کا حسن یہاں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ﴿۲﴾ وہاں انگلیاں کٹنا بےخودی و وارفتگی میں عدم قصد و ارادہ پر دلالت کرتا ہے یہاں کٹانا قصد و ارادہ و عزم مصمم پر دلالت کرتا ہے ﴿۳﴾ وہاں مصر یہاں عرب کہ زمانہ جاہلیت میں اس کی سرکشی اور خودسری مشہور تھی ﴿۴﴾ وہاں اُنگشت یہاں سر ﴿۵﴾ وہاں زنان یہاں مردان ﴿۶﴾ وہاں انگلیاں کٹیں ایک بار وقوع ہونا بتاتا ہے یہاں کٹاتے ہیں۔ دوام واستمرار پر دلیل ہے سبحان اللہ ماشاء اللہ۔ سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا اس مبارک شعر کا عملی مشاہدہ ۲۱ ستمبر کو پاکستان میں سنی اتحاد کونسل کے سربراہ مرکزی جمعیت العلماء پاکستان کے مرکزی صدر قائد اہلسنّت صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی کی طرف سے عام احتجاج و ہڑتال کی اپیل پر سامنے نظر آیا' حتیٰ کہ امریکہ کا دم بھرنے اور دریوزہ کرنے والے حکمرانوں کو یوم عشق رسول کا اعلان کرنا پڑا۔ یہ احتجاج عالمگیر احتجاج ثابت ہوا' نہ صرف پاکستان نہ صرف برصغیر ہندو پاک و بنگلہ دیش نہ صرف ایشیائی ممالک بلکہ افریقی یورپی مغربی اور عرب ممالک تک پھیل گیا۔ ہر مسلمان اہل ایمان سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کے اس شعر کی عملی تصویر نظر آتا تھا کہ یہ

سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے آقا!

کروں نام تیرے پہ جاں فدا' نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا' کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

گویا کہ ہر مسلمان زبان حال سے یہ کہہ رہا تھا:

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

(سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

ہڑتال و احتجاج کے اس اہم موقع پر وہ حضرات بھی جو حضور اقدس سید عالم نور مجسم واقف اسرار لوح و قلم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس جشن عید میلاد منانے صلوٰۃ و سلام اور درود و سلام پڑھنے پڑھانے اور پیارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا نعرہ رسالت یا رسول اللہ لگانے کو شرک و بدعت بتاتے ہیں' انہوں نے بھی اہل حق اہلسنّت کے احتجاجی جلسوں' جلوسوں میں شامل ہونا ضروری سمجھا اور نمبر بنانے اور عوام کو اپنا عاشق رسول ہونا ثابت کرنے کیلئے جھنڈے اور بینر لے کر چلنے کی ''بدعات'' کا ارتکاب کیا

اور اپنے اور اپنے اکابر کے سابقہ تمام فتاویٰ کو بھلا کر اپنے عقیدہ ومسلک کا خون کرتے ہوئے احتجاجی جلسہ وجلوس میں نظر آئے تا کہ بھولے بھالے عوام ان کو عاشق رسول مان لیں۔ کون نہیں جانتا اور کون نہیں مانتا امریکہ برطانیہ و اسرائیل کے یہود و نصاریٰ مسلمانوں اور مسلمانوں کے آقا ومولیٰ ﷺ کی عظمت و رفعت شان کے ازلی ابدی دشمن ہیں اور مسلم ممالک کو تباہ و برباد بلکہ نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمانان عالم کے دینی و اسلامی تشخص کو ملیامیٹ کرنا چاہتے ہیں۔ ایک طرف جہاد سے الرجک ہیں تو دوسری طرف امداد وتعاون کے بہانے پاکستان سکولوں میں شرٹ پتلون کو لازمی قرار دلا دیا گیا اور اب سرکاری سکولوں میں نوجوان لڑکوں کو نوجوان ٹیچر لڑکیاں تعینات کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ فرنگیوں کا تو فارمولا ہی یہ ہے جس کو شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے بہت پہلے واضح کر دیا تھا۔

وہ فاقہ کش کے موت سے ڈرتا نہیں کبھی
روح محمد اس کے جسم سے نکال دو
افغانیوں کی غیرت دیں کا ہے یہ علاج
مُلا کو اس کے کوہ و دمن سے نکال دو
اہل حرم کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

مگر پاکستان کے ارباب اقتدار اُدھار کھانے امداد وقرضے لینے کے جنون و خبط میں ملک میں ہر مذموم طریقہ سے مغربیت کو فروغ دیتے رہے ہیں اور دے رہے ہیں۔ اندریں حالات مغرب کی مذموم جارحیت کے خلاف مسلمانان عالم کو مسلسل و مربوط جدوجہد کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ دوسری طرف وہ حضرات جو ہمیں فرقہ واریت وتعصب و انتہا پسندی کا الزام دیتے ہیں جب مغربی یورپی ممالک کے اخبارات اور فلم ساز ادارے اپنی خبث باطنی اور جارحیت کا اظہار کرتے ہیں، کبھی توہین آمیز خاکے شائع کرتے ہیں، کبھی گستاخانہ فلم ریلیز کرتے ہیں، کبھی انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی فرضی خیالی بناوٹی تصویریں شائع کرتے ہیں تو یہ لوگ بھی بزعم خود گستاخانِ رسول یہود ونصاریٰ کے خلاف احتجاج کرتے ہیں اور کرنا چاہیئے۔ مگر انصاف اور دیانت کا اور اصول پسندی کا تقاضا یہ ہے کہ پہلے توہین وتنقیص اور گستاخی کی نجاست سے اپنا دامن پاک صاف کر لینا چاہیئے اور تقویۃ الایمان، صراط مستقیم اور تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، کتاب التوحید، رسالہ الامداد اور فتویٰ امکان کذب و وقوع کذب وغیرہ کے مندرجات سے سچے پکے دل سے توبہ اور رجوع کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ گھر کی گستاخیوں سے درگزر کرنا اور ان کو نظر انداز کرنا حقیقت وانصاف پسندی نہیں، انصاف ودیانت کا خون ہے، بے ادبی وگستاخی اور توہین و تنقیص خواہ یہود و نصاریٰ کریں یا کوئی مسلمان کہلانے والا کرے۔ بہرحال مورد عذاب وعتاب ہوگا۔ قابل توبہ ورجوع وہ گستاخیاں اور توہین آمیز عبارات کیا ہیں۔ وہ آئندہ شمارہ میں بحوالہ کتب معتبرہ ملاحظہ کریں۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

☆☆☆☆

ناموسِ رسالت (صلّی اللہ علیہ وسلّم) زندہ باد

اُٹھے قدم جو نبی کی خاطر، بڑھے چلو سر اُٹھا اُٹھا کر
ملا کے کندھے سے کندھا، نکلو نشان منزل دکھا دکھا کر
جو اَب تلک سو رہے ہیں، ان کو صرف اتنی سی بات کہہ دو
کیا بتاؤ گے روزِ محشر، جو پوچھا رب نے وہاں بلا بلا کر
خدا ہے جن کو عظیم کہتا، مقام اُن کا بڑھا بڑھا کر
انہیں کی عزت پہ وارنے کو، چلے ہیں جانیں سجا سجا کر
یہ سن لے یورپ ہمارا رشتہ، ہمارے آقا سے دائمی ہے
ہم اُن کی عظمت پہ پہرہ دیں گے، سروں کی فصلیں کٹا کٹا کر
یہ مانا خرمن پہ بجلیوں کو، لپک کے گرنے کی عادتیں ہیں
مگر فلک گواہ ہے، ہم بھی جیتے ہیں ہمت لڑا لڑا کر
یہ چھوٹی موٹی حکومتیں، کیا ہماری غیرت دبا سکیں گی؟
ہمیں مجدد و خیرآبادی نے، حُر بنایا پڑھا پڑھا کر
نہ گھبرانا باطل کی یورشوں سے یہ بدر و خندق کا فیصلہ ہے
بھگا کے دم لیں ظلمتوں کو، چراغ دل کے جلا جلا کر
یہ زندگی بھی کیا زندگی ہے، جو گزرے گستاخیوں کی بُو میں
ہے کیا یہ اپنا گزارہ آصفؔ، فقط یہ باتیں سنا سنا کر

(نتیجۂ فکر: مولانا محمد اشرف آصف جلالی صاحب)

مجھے ہو ناز قسمت پر اگر نامِ محمد پر
یہ سر کٹ جائے اور تیرا سرِ پا اس کو ٹھکرائے
یہ سب کچھ ہے گوارا پر یہ دیکھا جا نہیں سکتا
کہ اُن کے پاؤں کے تلوے میں اک کانٹا بھی چُبھ جائے

اُٹھو! دنیا کو ہم حیران کر دیں
نبی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر جان و دل قربان کر دیں
ہمیں کونین سے پیارے ہیں آقا
چلو ان پر نچھاور جان کر دیں
یہ ہے اک جان کیا، لاکھوں کروڑوں
نبی کے نام پر قربان کر دیں
نہیں گستاخیاں ہم کو گوارہ
زمانے بھر میں یہ اعلان کر دیں
ملک ممتاز، علم الدین والا
مہیا پھر سر و سامان کر دیں
گرا کر بجلیاں عشق نبی کی
دیار کفر کو ویران کر دیں
جہاں پر شاتموں کا ہو بسیرا
اُس آبادی کو قبرستان کر دیں
عقیدت کو بروئے کار لا کر
محبت حاصلِ ایمان کر دیں
جو کلمہ گو کہ ہیں غیرت سے محروم!
اب اُن سے پاک پاکستان کر دیں
لکھیں فیضانؔ حرفِ حق لہو سے
حسینی ولولہ عنوان کر دیں

(نتیجۂ فکر: پروفیسر فیض رسول فیضانؔ صاحب)

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

از تبرکات: تاجدار بریلی الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیارت اقدس قریب بواجب ہے۔ بہت سے لوگ دوست بن کر طرح طرح ڈراتے ہیں کہ راہ میں خطرہ ہے وہاں بیماری ہے۔خبر دار! کسی کی نہ سنو اور ہرگز محرومی کا داغ لے کر نہ پلٹو' جان ایک دن ضرور جانی ہے تو اس سے کیا بہتر کہ ان کی راہ میں جائے اور تجربہ ہے کہ جو اُن کا دامن تھام لیتا ہے اسے اپنے سایہ میں بآرام لے جاتے ہیں۔ کیل کا کھٹکا بھی نہیں ہوتا' والحمد للہ ☆ حاضری میں خاص ''زیارت اقدس'' کی نیت کرو۔ یہاں تک کہ امام بن الہمام فرماتے ہیں کہ اس بار مسجد شریف کی بھی نیت نہ کرے۔☆ راستہ بھر درود و ذکر شریف میں ڈوب جاؤ ☆ جب حرم مدینہ نظر آئے تو بہتر ہے کہ پیادہ ہو جاؤ اور روتے' سر جھکاتے' آنکھیں نیچے کئے اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ

جائے سراست اینکہ تو پامی نہی ...... پائے نہ بنی کہ کجامی نہی

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا......ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

☆ جب قبلہ انور پر نگاہ پڑے تو درود و سلام کی کثرت کرو۔☆ جب شہر اقدس تک پہنچو تو جلال و جمال محبوب ﷺ کے تصور میں غرق ہو جاؤ ☆ حاضری مسجد سے پہلے تمام ضروریات جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو نہایت جلد فارغ ہو۔ ان کے سوا کسی بے کار بات میں مشغول نہ ہو۔ معاً وضو اور مسواک کرو اور غسل بہتر ہے۔ سفید و پاکیزہ کپڑے پہنو' سرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مشک افضل ہے۔☆ اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہو' رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بناؤ اور دل کو بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگدلی سے رسول اللہ ﷺ کی طرف التجا کرو۔☆ جب در مسجد پر حاضر ہو تو صلوٰۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو۔ بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن باادب ہو کر داخل ہو☆ اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے۔ آنکھ' کان' زبان' ہاتھ' پاؤں اور دل سب خیال غیر سے پاک کرو' مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو☆ اگر کوئی ایسا سامنے آجائے جس سے سلام و کلام ضروری ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ ورنہ ضرورت سے نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔☆ ہرگز ہرگز مسجد اقدس میں کوئی حرف چلا کر (منہ سے) نہ نکلے☆ یقین جانو کہ حضور اقدس ﷺ سچی حقیقی دنیاوی وجسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔ ان کی اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کی موت صرف وعدہ خدا کی تصدیق کو ایک آن کیلئے تھی۔ ان کا انتقال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے۔

امام محمد ابن حاج مکی ''مدخل'' میں اور امام احمد قسطلانی ''مواہب لدنیہ'' میں فرماتے ہیں **لا فرق بین موته و حیاته صلی اللّٰه علیه وسلم فی مشاهدته لامته و معرفته باحوالهم و نیاتهم و عزائمهم و خواطرهم وذلك عنده جلی لا خفاء به**

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں اور ان کی نیتوں' ان کے ارادوں' ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور ﷺ پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

ملا علی قاری مکی اس کی شرح ''مسلک متقسط'' میں فرماتے ہیں **انہ صلی اللّٰه علیه وسلم عالم بحضورك و قیامك و سلامك ای بجمیع افعالك و احوالك وارتحالك و مقامك** ۔ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور

تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال و احوال اور کوچ و مقام سے آگاہ ہیں۔ ☆ اب اگر جماعت قائم ہو تو شریک ہو جاؤ کہ اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی۔ اگر غلبہ شوق اجازت دے اور اس وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانہ حاضری دربار اقدس ادا کرو۔ نماز پڑھنے کی جگہ وسط مسجد کریم میں محراب نبی ہے اور وہاں جگہ نہ ملے تو جہاں تک ہو سکے اس کے نزدیک ادا کرو۔ پھر سجدہ شکر میں گرو اور دعا کرو کہ الٰہی! اپنے حبیب ﷺ کا ادب اور ان کی اور اپنی قبولیت نصیب کر۔ آمین۔ ☆ اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے، آنکھیں نیچے کئے، لرزتے کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، حضور پُر نور ﷺ کے عفو و کرم کی اُمید رکھتے، حضور والا کی پائین یعنی مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو جہاں حضور اقدس ﷺ مزار انور میں قبلہ رو جلوہ فرما ہیں۔ اس سمت سے حاضر ہو کر حضور ﷺ کی نگاہ بے کس پناہ تمہاری طرف ہو گی اور یہ بات تمہارے لئے دونوں جہاں میں کافی ہے۔ والحمد للہ

اب کمال ادب و ہیبت اور خوف و اُمید کے ساتھ زیر قندیل اس چاندی کی کیل کے جو حجرۂ مطہرہ کی جنوبی دیوار میں چہرہ انوار کے مقابل لگی ہے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو۔ لباب و شرح لباب و اختیار شرح مختار، فتاویٰ عالمگیری وغیرہ ہا معتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی ہے کہ یقف کما فی الصلوٰۃ۔ حضور ﷺ کے سامنے ایسے کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یہ عالمگیری و مختار کی عبارت ہے اور لباب میں فرمایا واضعاً یمینه علی شماله۔ دست بستہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر کھڑا ہو۔ ☆ خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلے سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا، اپنے مواجہہ اقدس میں جگہ بخشی؟ ان کی نگاہ کرم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی لیکن اب خصوصیت اور درجہ قرب کے ساتھ ہے۔ والحمد للہ۔ ☆ الحمد للہ کہ اب دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہے جو اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ کی آرام گاہ ہے۔ نہایت ادب و وقار کے ساتھ بآواز حزین و صورت درد آگیں و دل شرمناک و جگر چاک چاک معتدل آواز سے نہ بلند و سخت (کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے اعمال اکارت ہو جاتے ہیں) نہ نہایت نرم و پست (کہ سنت کے خلاف ہے)

اور عرض کرو (السلام علیك ایها النبی و رحمة اللّٰه و برکاته، السلام علیك یا رسول اللّٰه، السلام علیك یا خیر خلق اللّٰه، السلام علیك یا شفیع المذنبین، السلام علیك و علی الك واصحابك وامتك اجمعین) جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور ملال و کسل نہ ہو تو صلوٰۃ و سلام کی کثرت کرو۔ حضور ﷺ سے اپنے لئے اور اپنے ماں باپ، پیر، استاذ، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کیلئے شفاعت مانگو اور بار بار عرض کرو۔ (اسئلك الشفاعة یا رسول اللّٰه)

پھر اگر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی ہو تو اسے بجا لاؤ۔ شرعاً اس کا حکم بھی ہے اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں وصیت کرتا ہے کہ جب انہیں حاضری بارگاہ نصیب ہو، فقیر کی زندگی میں یا بعد میں کم از کم تین بار مواجہہ اقدس میں یہ الفاظ عرض کر کے اس نالائق، ننگ خلائق پر احسان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہاں میں جزا بخشے۔ آمین۔ الصلوٰة والسلام علیك یا رسول اللّٰه و علی الك و ذوبك فی کل ان لحظة عدد کل ذرة الف مرة من عبیدك احمد رضا بن نقی علی یسالك الشفاعة فاشفع له وللمسلمین۔ پھر اپنے داہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے چہرہ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو۔ (السلام علیك یا خلیفة رسول اللّٰه، السلام علیك یا صاحب رسول اللّٰه فی الغار رحمة اللّٰه و برکاته)

پھر اتنا ہی ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کرو: السلام علیك یا امیر المومنین۔ السلام علیك

یا متمم الاربعین۔ السلام علیك یا غر الاسلام والمسلمین ورحمة اللّٰه و برکاتہٗ۔ یہ سب حاضریاں محل اجابت ہیں۔ دعا میں کوشش کرو اور دعا جامع کرو۔ درود پر قناعت بہتر ہے۔☆ پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور صدیق و فاروق کے درمیان کھڑے ہوکر عرض کرو۔ السلام علیکما یا خلیفتی رسول اللّٰه' السلام علیکما یا وزیری رسول اللہ' السلام علیکما یا ضجیعی رسول اللہ ورحمة اللہ و برکاتہٗ اسلکما الشفاعة عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علیکما و بارك وسلم۔ پھر منبر اطہر کے قریب دعا مانگو☆ پھر روضہ جنت میں (یعنی ریاض الجنۃ جو جگہ منبر و حجرۂ منورہ کے درمیان ہے اور اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا) آکر دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھ کر دعا کرو۔ ☆ یونہی مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھو اور دعا مانگو کہ محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص خصوصیت ہے۔☆ جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو ایک سانس بھی بے کار نہ جائے۔ سخت ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہو۔ نماز' تلاوت اور درود شریف میں وقت گزارو' دنیا کی بات کسی مسجد میں نہیں کرنی چاہیئے خصوصاً یہاں۔ ☆ ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے اعتکاف کی نیت کرلو۔ یہاں تمہاری یاددہانی کو دروازے سے بڑھتے ہی یہ کتبہ ملے گا۔ (نویت سنۃ الاعتکاف) ☆ مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدہ شفاعت ہے۔ ☆ یہاں ہر ایک نیکی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کرو۔ کھانے پینے کی کمی ضرور کرو۔☆ قرآن مجید کا کم از کم ایک ختم یہاں اور ایک حطیم کعبہ معظّمہ میں کرلو☆ روضہ انور پر نظر بھی عبادت ہے جیسے کعبہ معظّمہ یا قرآن مجید کا دیکھنا' تو ادب کے ساتھ اس کی کثرت کرو اور سلام عرض کرو۔☆ پنجگانہ یا کم از کم صبح و شام مواجہہ شریف میں عرض سلام کیلئے حاضر رہو☆ شہر میں یا شہر کے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے فوراً دست بستہ ادھر منہ کر کے صلوٰۃ وسلام عرض کرو' بغیر اس کے ہرگز نہ گزرو کہ خلاف ادب ہے۔

☆ ترک جماعت بلاعذر ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار تو سخت حرام و گناہ کبیرہ اور یہاں تو گناہ کے علاوہ کیسی سخت محرومی ہے؟ والعیاذ باللہ۔ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کی میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کیلئے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جاتی ہیں۔☆ قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی نہ پڑے☆ روضہ انور کا نہ طواف کرو' نہ سجدہ اور نہ اتنا جھکو کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم بھی ان کی اطاعت میں ہے۔☆ بقیع و احد قبا کی زیارت سنت ہے۔ مسجد قبا کی دو رکعت کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے اور چاہو تو یہیں حاضر رہو۔ سیدی ابن ابی جمرہ قدس سرہٗ جب حاضر ہوتے آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے۔ ایک دن بقیع وغیرہ زیارت کا خیال آیا پھر فرمایا یہ اللہ کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کیلئے کھلا ہے اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں؟

سرایں جا سجدہ ایں جا بندگی ایں جا قرار ایں جا

وقت رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہو اور حضور سے بار ہا اس نعمت کی عطا کا سوال کرو اور تمام آداب کو کعبہ معظّمہ سے رخصت ہوتے تک ملحوظ رکھو اور سچے دل سے دعا کرو کہ الٰہی ایمان وسنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب ہو۔ (اللھم ارزقنا آمین آمین یا ارحم الراحمین وصلی اللّٰه علی سیدنا محمد وآله وصحبه وابنه و حزبه اجمعین آمین والحمد لله رب العالمین)

☆☆☆☆☆

شہادتِ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

تاریخ اسلام کا انتہائی المناک حادثہ

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا
محبوب خدا یار ہے عثمانِ غنی کا
گرمی پہ یہ بازار ہے عثمانِ غنی کا
اللہ خریدار ہے عثمانِ غنی کا

امیر المؤمنین، امام المجاہدین، خلیفہ سوم، ذوالنورین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دیانت، شجاعت، حسن اخلاق اور علم و عمل کے پیکر جمیل تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے کمال محبت تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر خاص اعتماد فرماتے تھے اور انہوں نے اپنی زندگی اور اس کے وسائل کو اسلام کی خدمت کیلئے وقف کر دیا تھا۔ ﴿﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بارہ سال امورِ خلافت کو باحسن وجوہ انجام دیا اور بیاسی سال کی عمر شریف میں ۸ ذوالحجہ ۳۵ھ بروز جمعۃ المبارک شہادت پائی اور شنبہ کی شب مغرب وعشاء کے درمیان بقیع شریف مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔ وصیت کے مطابق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہی نے آپ کی تدفین کی۔ ﴿﴾ جس دن شہادت ہونے والی تھی آپ روزہ سے تھے، جمعہ کا دن تھا، خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف فرما ہیں اور ان سے فرما رہے ہیں کہ ''عثمان! جلدی کرو۔ تمہارے افطار کے ہم منتظر ہیں''۔ بیدار ہوئے تو اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ میری شہادت کا وقت آ گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ ''عثمان! آج جمعہ میرے ساتھ پڑھنا'' پھر اپنے بیس غلاموں کو بلا کر آزاد کیا اور قرآن مجید کھول کر تلاوت میں مصروف ہو گئے۔ باغیوں نے مکان پر حملہ کر دیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ جو دروازہ پر متعین تھے، مدافعت میں زخمی ہوئے۔ چار باغی دیوار پھاند کر چھت پر چڑھ گئے۔ کنانہ بن بشر نے پیشانی مبارک پر لوہے کی لاٹ اس زور سے ماری کہ پہلو کے بل گر پڑے۔ اس وقت بھی زبان مبارک سے (بسم اللہ توکلت علی اللہ) نکلا۔ سودان بن حمران نے دوسری ضرب لگائی جس سے خون کا فوارہ جاری ہو گیا۔ ایک اور سنگدل عمرو بن الحمق سینہ پر چڑھ بیٹھا اور جسم کے مختلف حصوں پر پے در پے نیزوں کے نو زخم لگائے۔ کسی شقی نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا۔ وفادار بیوی حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ پر روکا تو تین انگلیاں کٹ کر الگ ہو گئیں لیکن اس وار نے ذوالنورین کی شمع حیات بجھا دی۔ شہادت کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تلاوت فرما رہے تھے۔ قرآن مجید سامنے کھلا تھا۔ اس خونِ ناحق نے جس آیت کو خون ناب کیا وہ یہ ہے (فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم)

(خلفائے راشدین صفحہ ۲۳۶۔۲۳۷)

اللہ اکبر! جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی کیا شان ہے کہ ان کی زندگی بھی قرآن کیلئے وقف تھی اور وفات بھی قرآن پر ہوئی اور مومن کی شان یہی ہے کہ اس کا مرنا جینا قرآن ہی کے لئے ہو۔ حضرت علی المرتضیٰ وجہہ الکریم نے اپنے دونوں صاحبزادوں کو احتیاطاً پہلے ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت کیلئے بھیج دیا تھا، جنہوں نے نہایت تندہی اور جانفشانی کے ساتھ مدافعت کی۔ یہاں تک کہ اسی کشمکش میں زخمی ہوئے لیکن کثیر التعداد مفسدین کو روکنا آسان نہ تھا۔ وہ دوسری طرف سے دیوار پھاند کر اندر گھس گئے اور خلیفۂ وقت کو شہید کر ڈالا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو اس سانحۂ جانکاہ پر حد درجہ متاسف ہوئے اور جو لوگ حفاظت پر مامور تھے ان پر سخت ناراضگی ظاہر کی...... کہ تم لوگوں کی موجودگی میں یہ واقعہ کس طرح پیش آیا۔

(خلفائے راشدین صفحہ ۲۸۸)

دیکھئے! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پاسبانی فرزندانِ بتول لخت جگر

رسول حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اپنے والد محترم کے حکم سے فرما رہے ہیں۔
یہ حقائق اصحاب ثلاثہ و جناب علی کے درمیان خلوص و محبت اور اُلفت و اخوت کے آئینہ دار ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بھی سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی طرح تاریخ اسلام کا انتہائی المناک حادثہ مظلومیت و بے کسی کی لرزہ انگیز داستان اور استقامت و ثابت قدمی کا روشن ترین باب ہے۔ ﴿﴾ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مظلوم کربلا ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم کرب و بلا ہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی مظلومیت کی کوئی حد نہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مظلومیت کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بے آب و گیاہ ویران و سنسان ریگ زار میں شہید ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی گھر کے ویرانے میں شہید کئے گئے۔ ﴿﴾
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کو محصور کر کے شہید کیا گیا جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ مشہور روایات کی بناء پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور دوسرے شہداء کربلا پر آب فرات بند کر دیا گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا' باغیوں نے ایسا محاصرہ کیا کہ کاشانہ خلافت میں باہر سے کوئی چیز اندر نہیں جا سکتی تھی۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے ہوئے شہید ہوئے اور ریگزارِ کربلا کا ذرہ ذرہ ان کے خون سے گل گوں ہوا۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا اور صفحات قرآن ان کے لہو سے لالہ زار بن گئے۔
ان کا خون کلام اللہ پر گرا اور طائر روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گیا۔
سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہادت کے بعد بھی معاف نہ کیا گیا اور آپ کی نعش اقدس بے گور و کفن پڑی رہی۔ شہادت کے دوسرے دن شہداء کی لاشیں دفن کیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا جسد مبارک بغیر سر کے دفن کیا گیا۔ (تاریخ اسلام' حصہ اوّل صفحہ ۵۸)
اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ہوا۔ مدینہ پر باغیوں کا قبضہ تھا' دو دن تک لاش مبارک بے گور و کفن پڑی رہی۔ دوسرے دن شام کو چند آدمیوں نے تجہیز و تکفین کی ہمت کی۔ (تاریخ اسلام حصہ اوّل صفحہ ۲۸۷)

(از: علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ' لاہور)

قسط سوم: سفرنامہ حرمین شریفین

بول بالے میری سرکاروں کے

از: فاضل نوجوان پروفیسر حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی لاہور

جنت البقیع مدینہ منورہ کا نہایت بابرکت قبرستان ہے۔ اسی کے بارے میں سرکارِ دو عالم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''اس سے ستر ہزار افراد چودھویں کے چاند کی شکل میں اُٹھائے جائیں گے اور جنت میں بے حساب داخل ہوں گے''۔ اس قبرستان میں تقریباً دس ہزار صحابۂ کرام علیہم الرضوان مدفون ہیں۔ یہاں کی حاضری مستحب ہے۔ راقم الحروف نے گذشتہ حاضری میں عصر کے بعد اس قبرستان کی زیارت کا شرف پایا تھا۔ اس مرتبہ فجر کے بعد حاضری کی سعادت ملی۔ داخل ہوتے ساتھ ہی ان بزرگ شخصیات کے قرب کی بدولت جہاں دل پر انوار و رحمت کا نزول ہوتا ہے، وہیں غم کی ایک کیفیت بھی شدت کے ساتھ طاری ہو جاتی ہے۔ رہ رہ کر یہ خیال آتا ہے کہ یہ وہ جانثارانِ اسلام ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ اپنے آقا و مولیٰ ﷺ اور اپنے دین پر قربان کر دیا۔ آج ان کی پُرنور قبور پر کتبہ نصب کرنا بھی شرک قرار دے دیا گیا ہے۔ افسوس صد افسوس جن کے مبارک اسمائے گرامی کا ورد بھی روحانی ترقی کا ضامن ہے۔ ان کے مبارک نام قبروں پر لکھنا، نجدی دین میں ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ اس مرتبہ ایک بدعت اور دیکھنے میں آئی کہ جنت البقیع کے دروازے کے باہر سکرینیں نصب ہیں جن پر نجدی مبلغین کے دروس جاری ہیں۔ موضوع ایک ہی ہے پختہ قبروں کی ممانعت، کتبہ لگانا شرک، دعا مانگنا شرک، شرک، شرک...... ان کا بس چلے تو صبح و شام شرک کی مالا ہی جپتے رہیں۔ ﴿﴾ حالانکہ سنن ابوداؤد شریف میں واضح حدیث شریف ہے۔ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو جب یہاں دفن کیا گیا تو نشانی کیلئے خود سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے بڑا پتھر رکھا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ میں اس پتھر سے اپنے بھائی عثمان کی قبر کی نشانی قائم کرتا ہوں تاکہ اپنے اہل و عیال کو اس کے قریب دفن کرتا رہوں۔ اس حدیث پاک سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ سرہانے قبر کے اونچا پتھر قائم کر دیا گیا تھا مگر حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جو کہ بخاری شریف کتاب الجنائز میں ہے، میں ان کا یہ قول موجود ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہم جوان تھے اور ہم میں زیادہ کودنے والا وہ جوان گنا جاتا تھا جو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی یعنی ان کی قبر کی مقدار اُونچائی کود کر پرلی طرف پہنچ جائے۔ ﴿﴾ جہاں تک کتبہ لگانے کا تعلق ہے تو اس کا رواج دورِ خلفائے راشدین میں ہو چکا تھا۔ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے رسالے میں ۱۹۳۰ء میں ایک مضمون بعنوان ''سب سے قدیم اسلامی کتبہ'' چھپا تھا۔ اس میں ایک صحابی رسول حضرت عبدالرحمٰن بن خیر الحاجری رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک پر لگنے والے کتبے کا نہ صرف ذکر ہے بلکہ اس کا نقشہ بھی موجود ہے۔ جس پر سن ہجری ۳۱ مرقوم ہے۔ واضح رہے کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت ہے، جہاں تک زائرین کی سہولت اور صاحب قبر کی عظمت کے اظہار کیلئے عمارت اور گنبد بنانے کا تعلق ہے تو یہ نہ صرف جائز بلکہ موجب ثواب ہے۔ تفصیل کیلئے اکابرین اہلسنّت کے رسائل جن کا مجموعہ حال ہی میں مسلم کتابوی لاہور نے ''مزارات پر گنبد'' کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ مطالعہ فرمائیں۔ ﴿﴾ واضح رہے کہ جنت البقیع میں نجدی قبضے سے قبل گنبد موجود تھے، جن کا نقشہ بارہا ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ کے سرورق پر شائع ہو چکا ہے۔ احقر راقم الحروف کے پاس بھی متعدد نقشہ جات موجود ہیں۔ جنت البقیع میں سب سے پہلا گنبد حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قبر انور پر عباسی خلیفہ ابوالعباس ناصر نے ۵۱۹ھ میں بنوایا تھا۔ اسی قبہ کے سائے میں حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور امام حسن مجتبیٰ، امام زین العابدین، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم آرام فرما ہیں۔ ایک قول کے مطابق حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر اقدس بھی یہیں دفن ہے۔ اس کے بعد متعدد قبہ جات بنائے گئے۔ سب سے عالی شان گنبد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر انور پر تھا۔ بقیہ مقابر کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔ قبہ امہات المومنین، قبہ

شاہزادۂ رسول حضرت ابراہیم' قبہ بناتِ رسول' قبہ حضرت عقیل بن ابی طالب' قبہ عماتِ رسول' قبہ سیدہ حلیمہ سعدیہ' قبہ ام علی سیدہ فاطمہ بنت اسد (رضی اللہ عنہم اجمعین) قبہ امام نافع وامام مالک رحمۃ اللہ علیہما۔

افسوس صد افسوس ان محسنین اسلام کی قبور پرنور پر سے نجدیوں نے نہ صرف گنبد شہید کئے بلکہ قبور کی بھی بے ادبی کی۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی قبرانور کی موجودہ حالت دیکھ کر تو شورش کاشمیری جو کہ نجدی مکتب فکر سے ہی تعلق رکھتا تھا۔ ضبط نہ کر سکا اور درج ذیل اشعار لکھ کر اپنے جذبات کا اظہار کیا:

اس سانحہ سے گنبد خضریٰ ہے پُرملال
لختِ دلِ رسول کی تربت ہے خستہ حال
دل میں ٹھٹک گیا کہ نظر میں سمٹ گیا
اس جنت البقیع کی تعظیم کا خیال
اڑتی ہے دھول مرقدِ آلِ رسول پر
ہوتا ہے دیکھتے ہی طبیعت کو اختلال
جس کی نگاہ میں بنت نبی کی حیا نہ ہو
اس شخص کا نوشتۂ تقدیر ہے زوال
فیصل کی سلطنت سے ہے شورش مرا سوال
مزارات ہیں حرام تو کیا محلات ہیں حلال

شورش کاشمیری نے اپنے سفرنامے ''شب جائے کہ من بودم'' میں اس نجدی زیادتی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

''انہیں ذرہ برابر احساس نہیں کہ اس مٹی میں کون سو رہے ہیں۔ رسول مقبول علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت پارے ہیں۔ ان کی نورِ نظر اور اس نورنظر کے چشم و چراغ ہیں' چچا ہیں' چچا کے بیٹے ہیں' اُمت کی مائیں ہیں۔ جنت کی شاہزادیاں ہیں' امام ہیں۔ ذوالنورین ہیں' شہداء ہیں' اولیاء ہیں' فقہاء ہیں' علماء ہیں' حکماء ہیں' حلیمہ سعدیہ ہیں لیکن عرب ہیں کہ قبریں ڈھائے اور محل بنائے جا رہے ہیں۔ مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی۔ بید لرزاں کی طرح کانپنے لگا۔ دل یوں ہوگیا جس طرح کنویں میں خالی ڈول تھرتھراتا ہے۔

ضروری وضاحت: یہاں یہ وضاحت مناسب ہوگی کہ حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ کی قبر مبارک جنت البقیع میں بتائی جاتی ہے بلکہ سیدہ اُم ایمن اور سیدہ شیما سعدیہ کی قبور بھی وہیں بتائی جاتی ہیں۔ امام سمہودی علیہ الرحمۃ نے اس کی کوئی سند نہ ہونے کا ذکر کیا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ جب بھی زائر وہاں جائے تو ان تینوں ہستیوں کیلئے فاتحہ خوانی مستحسن عمل ہے۔

چند اہم مدفونین بقیع: یوں تو ہزاروں کی تعداد میں صحابہ کرام و اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین جنت البقیع میں مدفون ہیں جن کے حالات پر مستقل کتب تحریر کی گئیں مگر یہاں پر چند معروف صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے اسمائے گرامی کا ذکر کریں گے۔ کچھ کے اسمائے گرامی گذشتہ سطور میں تحریر کر دیئے گئے ہیں۔ بقیہ کے اسماء یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ' حضرت اسعد بن زرارہ' حضرت اسید بن حضیر' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت زید بن ثابت' حضرت ابی بن کعب' حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت ابوسعید خدری' حضرت سعید بن زید' حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم اجمعین)

مشاہیر صحابیات وسیدات اہل بیت کے چند اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: سیدہ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرا' تمام امہات المومنین (سوائے حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت میمونہ) سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب وسیدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب' ام علی حضرت فاطمہ بنت اسد' اُختِ علی حضرت اُم ہانی' سیدہ اُم رومان (والدہ حضرت عائشہ صدیقہ) سیدہ اُم سلیم (والدہ حضرت انس بن مالک) سیدہ اروی بنت کریز (والدہ حضرت عثمان بن عفان) (رضی اللہ تعالیٰ عنہن)

ابوالنبی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے دارالنابغہ میں مدفون تھے۔ ۱۹۷۰ء کی دہائی میں جب مسجد نبوی کی غربی جانب توسیع کیلئے زمین حاصل کی گئی تو دارالنابغہ بھی اس جگہ میں شامل تھا۔ بلد یہ مدینہ طیبہ نے حضرت عبداللہ کے جسد اقدس کے ساتھ ساتھ چھ دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے جسد اقدس کو جنت البقیع میں منتقل کیا' جناب عبدالحمید قادری اپنی عظیم الشان کتاب ''جستجوئے مدینہ'' صفحہ ۶۳۲ پر لکھتے ہیں۔ ''ہم نے بہت سے ذریعوں سے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ دارالنابغہ سے سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب کے جسد اطہر کے علاوہ چھ اور صحابۂ کرام کے اجسادِ خا کی بھی برآمد ہوئے تھے پھر انہیں اسی رات بقیع الغرقد میں دوبارہ دفن کر دیا گیا تھا۔ ان سب کے اجسادِ خا کی بالکل سلیم اور تروتازہ نکلے تھے۔ اسی طرح کا معاملہ مشہور صحابی حضرت مالک بن سنان کے ساتھ بھی پیش آیا تھا۔ یہ تمام مقامات اب مسجد نبوی کی مغربی جانب میں توسیع شدہ عمارت کا حصہ بن چکے ہیں۔ محتاط اندازے کے مطابق یہ جگہ مغرب میں

باب العقیق کے تھوڑا اندر کی طرف ہے‘‘۔ راقم الحروف نے بھی بعض احباب سے سنا تھا کہ حضرت سیدنا عبداللہ کا جسد اقدس نہ صرف صحیح و سالم تھا بلکہ کفن کا کپڑا ابھی محفوظ تھا۔ اس کپڑے کو ہاتھ لگانے سے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کلف لگا ہوا اٹھا ہو۔

اسی کتاب کے صفحہ ۶۳۰ پر یہ ایمان افروز واقعہ بھی موجود ہے کہ شارع حبیب پر مسجد نبوی شریف کے جنوب میں کھدائی ہو رہی تھی تو سطح زمین سے تقریباً چار میٹر نیچے سے ایک پرانی قبر سے ایک خوبصورت نوجوان کی میت برآمد ہوئی‘ جن کی داڑھی گھنی اور سیاہ تھی اور جسم پوری طرح سلیم تھا اور حیرانی کی بات یہ تھی کہ وہ میت اپنی آنکھیں کھول کر کھدائی کرنے والوں کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی۔ فاضل مصنف کے خیال میں وہ میت شہدائے اُحد میں سے کسی کی تھی۔ اس کے بعد اس میت کو پورے احترام کے ساتھ بقیع الغرقد میں دفن کر دیا گیا‘‘۔ (ملخصاً)

حضرت مالک بن سنان کے جسد اقدس کی منتقلی: حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں شدید زخمی حالت میں مدینہ طیبہ لائے گئے تھے۔ انہی زخموں کی وجہ سے آپ کی شہادت آپ کے گھر میں ہوئی۔ آپ کو گھر میں ہی دفن کیا گیا تھا۔ ان کا مزار مشہور تھا اور اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد بھی تھی۔ پچھلے توسیعی منصوبے میں یہ سارا علاقہ مسجد نبوی میں شامل ہو گیا اور حضرت مالک بن سنان کا جسد اقدس بھی جنت البقیع میں منتقل کیا گیا۔ (ایضاً صفحہ ۶۳۷ ملخصاً)

امام مالک: فقہ مالکیہ کے پیشوا‘ عظیم محدث حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے اس اُمید پر ساری عمر مدینہ طیبہ میں بسر کر دی کہ یہیں پر موت و دفن کی سعادت ملے۔ اللہ نے ان کی آرزو پوری کی۔ ان کا نہ صرف شہر رسول میں انتقال ہوا بلکہ بقیع شریف میں دفن ہونے کا اعزاز بھی مل گیا۔

خلفائے اعلیٰ حضرت‘ جنت البقیع میں: اعلیٰ حضرت‘ امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے دو پاکستانی خلفاء بھی جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ پہلے تو عالمی مبلغ اسلام مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمۃ ہیں‘ جنہیں قائداعظم محمد علی جناح سفیر اسلام کہتے تھے۔ جن کی اقتداء میں قائداعظم نے پاکستان میں پہلی نماز عید ادا کی‘ جن کے بڑے بھائی مولانا نذیر احمد صدیقی نے قائداعظم کا نکاح پڑھایا۔ یہ وہی مولانا عبدالعلیم ہیں‘ جن کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے فرمایا تھا:

؎ عبدعلیم کے علم کو سن کر...... جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں

انہوں نے ہی دنیا کے طول و عرض کا تبلیغی دورہ فرما کر ہزاروں کفار کو دائرہ اسلام میں داخل کیا‘ جن کے صاحبزادے مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے ان کے مشن کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ آگے بڑھایا۔ مولانا عبدالعلیم صدیقی عمر کے آخری سال مدینہ طیبہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ یہیں ۶۳ برس کی عمر میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قدموں کی جانب دفن ہوئے۔

قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی: یہ کلاسکے ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ علوم دینیہ حاصل کرنے کے بعد صرف اٹھارہ برس کی عمر میں اعلیٰ حضرت نے انہیں اجازت و خلافت عنایت فرما دی تھی۔ نو سال بغداد شریف رہے پھر ستتر برس مدینہ طیبہ میں گزارے۔ ہر شب ان کے کاشانہ اقدس میں محفل میلاد شریف ہوتی تھی‘ جس میں دنیا بھر سے آئے ہوئے مہمانانِ رسول شرکت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب ہسپتال میں داخل تھے تب بھی یہ معمول نہ چھوڑا۔ نجدی کہتے تھے محفل میلاد شیخ کے جسم میں خون بن کر دوڑ رہی ہے۔ ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء میں مدینہ طیبہ میں انتقال فرمایا۔ جنازہ آپ کے خلیفہ شیخ محمد علی مراد شامی نے پڑھایا۔ جنت البقیع میں حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے قدموں کی جانب صرف ساڑھے تین میٹر کے فاصلے پر دفن ہوئے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن مدنی ولی کامل تھے۔ انہوں نے آپ کا محفل میلاد شریف کا معمول جاری رکھا۔ اسی وجہ سے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ ان کی رحلت کے بعد اب ڈاکٹر محمد رضوان مدنی سجادہ نشین ہیں۔ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ کو عالم اسلام کے جید علماء نے قطب مدینہ کے لقب سے یاد فرمایا۔ پوری دنیا میں آپ کے خلفاء موجود ہیں۔ آپ کی عظیم الشان سوانح عمری ’’سیدی ضیاء الدین احمد القادری‘‘ کے نام سے آپ کے مرید و خلیفہ شیخ محمد عارف مدنی ضیائی علیہ الرحمۃ نے مرتب و شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ شیخ محمد عارف مدنی ضیائی فنا فی الشیخ تھے۔ اپنے مرشد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عمر در حبیب پر بسر کر دی۔ آخر جنت البقیع میں دفن ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ یہ شیخ محمد عارف ضیائی وہی ہیں جو مرکزی مجلس رضا لاہور کے پہلے صدر تھے۔ اعلیٰ حضرت کی حیات و خدمات کو متعارف کروانے میں آپ کا بڑا کردار ہے۔ مندرجہ بالا کتاب کے علاوہ محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمۃ کے استاذ بھائی رئیس التارکین مولانا شاہ محمد حبیب ا

لرحمٰن الٰہ آبادی کی سوانح عمری بھی مرتب کر لی تھی لیکن زیورِ طباعت سے ابھی آراستہ نہ ہو سکی تھی' کہ پیغام اجل آ گیا۔ شیخ محمد عارف صاحب کے منہ بولے بھائی جناب محمد عبدالعزیز خان قادری ضیائی عمید الحزب القادریہ لاہور سے راقم الحروف نے گذارش کی تھی کہ یہ سوانح عمری شائع کر دیں۔ انہوں نے مدینہ طیبہ سے لانے کا وعدہ کیا تھا دیکھئے شیخ محمد عارف مدنی ضیائی کا یہ شاہکار کب منظر عام پر آتا ہے۔ احقر راقم الحروف کو شیخ محمد عارف ضیائی صاحب نے دلائل الخیرات شریف کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ بعد میں جناب عبدالعزیز خان صاحب کے ذریعے سے اجازت نامہ بھی بھیجا تھا۔ مدینہ منورہ کا یہ تبرک احقر کے پاس موجود و محفوظ ہے۔

مدفونین بقیع کی بارگاہ میں سلام: پہلی دفعہ حاضری کے موقع پر راقم الحروف حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قبر شریف تک چلا گیا تھا۔ پھر بعض احباب کے ذریعے سے پتہ چلا کہ غالب گمان ہے کہ بعض راستے قبور شریف کو شہید کر کے بنائے گئے ہیں۔ لہٰذا اس مرتبہ دروازے سے داخل ہو کر آغاز ہی میں رک کر سلام عرض کیا۔ فاتحہ خوانی کی اور قبور شریف کی دور سے ہی زیارت کرتا رہا۔ دوسری مرتبہ رات گئے بقیع شریف کی دیوار کے ساتھ ساتھ تقریباً درمیان میں چہرہ کی جانب رُک کر کافی دیر تک سلام و دعا کا اہتمام کیا۔ سلام عرض کرنے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے شہرۂ آفاق سلام سے مدد لی۔ ذرا دیکھئے اکابر صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کی بارگاہ میں کس قدر خوبصورت انداز میں سلام پیش کیا گیا ہے۔

(حضرت سیدنا عثمان غنی)

زاہد مسجد احمدی پر درود
دولت جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام
دُرِ منثور قرآں کی سلک بھی
زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

(حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا)

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

بنتِ صدیق آرام جان نبی
اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام

(جمیع ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن)

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

(حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ)

حسنِ مجتبیٰ سید الاسخیاء
راکب دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا
بے کس دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

(جمیع صحابہ کرام واہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم)

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

سلام پیش کرتے ہوئے بار بار یہ خیال آتا تھا کہ سبحان اللہ تاریخ اسلام کا دامن کیسے کیسے ہیروں سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے اسلاف کتنی عظیم شخصیات تھیں' انہوں نے کتنی محنت سے ہم تک دین اور عشق رسول کی دولت پہنچائی۔ اللہ عزوجل ان کی قبور پر قیامت تک رحمت و رضوان کے پھول برسائے۔ امام بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے میری سرکاروں کے

☆☆☆☆

ذکر حضرت محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ

جمعۃ المبارک کے مقدس دن، یکم فروری ۱۹۳۰ء میں ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال کے معروف گاؤں ابدال میں ایک درویش منش شخصیت میاں حافظ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک عظیم فرزند پیدا ہوا، جو بعد میں حضرت علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوای چشتی قادری رضوی کے نام اور ''محدث ابدالوی'' کے لقب سے معروف ہوا۔

حضرت علامہ محمد عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے خاموش طبع، سنجیدہ اور باوقار شخصیت واقع ہوئے تھے۔ آپ کا سارا بچپن کھیل کود اور لہو ولعب سے پاک و مبرّیٰ ہے۔ گھر کے دینی ماحول خصوصاً ایک عابدہ اور شب زندہ دار والدہ ماجدہ کی تربیت نے آپ کو بچپن ہی میں سنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروکار بنا دیا تھا۔ ❁ حضرت علامہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی دینی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی اور پھر نامور جید اساتذہ سے علم دین حاصل کرنے کے بعد آپ اپنے شیخ کامل غازیٔ اسلام حضرت پیر محمد شاہ بھیروی رحمۃ اللہ علیہ کے در اقدس پر حاضر ہوئے اور دورہ حدیث شریف پڑھنے کی تمنا ظاہر کی تو حضرت پیر محمد شاہ بھیروی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے ''لائلپور (موجودہ فیصل آباد) میں ہندوستان سے ایک بہت بڑے محدث، عالم دین اور عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے ہیں ان سے میری مدینہ منورہ میں ملاقات ہو چکی ہے۔ آپ ان کی خدمت میں حدیث شریف کے علم کے حصول کیلئے حاضر ہو جاؤ'' چنانچہ شیخ کامل کے حکم پر علامہ محمد عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۵۱ء میں حضرت محدث اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد صاحب قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دورہ حدیث شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضرت محدث اعظم پاکستان کے حکم پر حضرت علامہ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ نے خانقاہ ڈوگراں میں خدمت دین کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ پھر آپ نے اپنے شیخ کامل حضرت پیر محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور استاذ محترم حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز پر ۱۹۵۸ء میں مذہب حق اہلسنّت و جماعت کی مزید ترویج و اشاعت کیلئے نہایت بے سروسامانی کے عالم میں خدا اور رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کے بھروسے اور اپنے بزرگوں کی دعاؤں سے دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں کی بنیاد رکھی، جس کا نام آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دونوں نسبتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ دارالعلوم چشتیہ رضویہ کا افتتاح حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے فرمایا۔

پنجگانہ نماز آپ خود پڑھاتے اور رمضان شریف میں تلاوت قرآن پاک اکثر کرتے۔

تحریر و تقریر کے ساتھ مسند تدریس پر بھی آپ ایک عظیم شخصیت نظر آتے تھے۔ انداز تدریس بے مثال تھا۔ طلباء میں سے اگر کوئی غیر حاضر ہوتا تو اسباق کی اہمیت اور عدم حاضری کے نقصانات سے مطلع و متنبع فرماتے، جو طلباء بیاہ شادی و دیگر غیر ضروری امور کی انجام دہی کیلئے رخصت طلب کرتے تو دوران اسباق فضائل علم بیان فرماتے اور لہو ولعب کی مذمت فرماتے۔ دوران تدریس آپ اکثر فرماتے کہ ''اسلاف کے عقائد و اعمال پر کاربند رہنے میں ہی نجات ہے''۔ ❁ متعلقین و متوسلین کو فرمایا کرتے ''اگر فوز و فلاح چاہتے ہو تو کوئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاکری کو اپنا شعار بنالو، اگر کامیاب زندگی اور کامیاب آخرت چاہتے ہو تو غلامیٔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہار اپنے گلے کی زینت بنالو''۔

؎ دین و دنیا میں تمہیں مقصود گر آرام ہے
اُن کا دامن تھام لو جن کا محمد نام ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

تصویر سازی و فوٹو بازی: سے علامہ محمد عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی نفرت تھی۔ ایک صاحب کی طرف سے تصویر کی حرمت اور عدم جواز کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرنے پر آپ نے تحریر فرمایا کہ ''تصویر بنانے پر حدیث شریف میں وعید ذکر ہوئی ہے اور جس پر وعید وارد ہو وہ فعل حرام ہوتا ہے، زمانہ کی تبدیلی سے قرآن و حدیث کے حقائق تبدیل نہیں ہوتے۔ ❁ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ کی تحقیق ذاتی نہیں کہ تحقیق تبدیل ہو جائے بلکہ نص حدیث کا مسئلہ ہے، جو آپ نے تصویر کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے۔ اس میں تبدیلی کی گنجائش کہاں سے آئی؟ مسئلہ وہی ہے جو آپ نے نص حدیث سے تحریر فرمایا ہے''۔ ❁ والد بزرگوار حضرت علامہ پیر ابوداؤد محمد صادق

رضوی ایک مرتبہ محدث ابدالوی حضرت علامہ محمد عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سیال شریف حاضر ہوئے اور آپ سے تصویر سازی وفوٹو بازی کے ناجائز ہونے کے بارے میں فتویٰ حاصل کیا۔

صلحکلیت کا ردّ: ڈاکٹر طاہر القادری کے متعلق حضرت محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''پروفیسر طاہر القادری نے حضرت مفتی تقدس علی خان (قدس سرہٗ) کے خط کے جواب میں جو پمفلٹ صفائی کے طور پر لکھا ہے اُس کا زیادہ حصہ بغور پڑھا' جس میں تضاد بیانی ہے۔اورعورت کی دیت کے بارے میں ان کا موقف اجماع اُمت کے خلاف ہے۔ ❁ پروفیسر صاحب سے بڑی توقعات وابستہ تھیں مگر وہ بھی ہیچمدان دیگرے نیست کی مرض میں مبتلا ہو گیا''۔

حضرت محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ حالات سب احباب اہلسنّت بالخصوص آپ کے مریدین ومحبین اور تلامذہ کیلئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔حضرت علامہ محمد عبدالکریم محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ **اہلسنّت و جماعت** کے ۵۴ سالہ بین الاقوامی محبوب ومقبول ترجمان ماہنامہ ''رضائے مصطفٰے'' کے ابتدائی قارئین میں سے تھے اور اپنے مریدین ومحبین اور تلامذہ کو بھی ماہنامہ رضائے مصطفٰے پڑھنے کی تلقین فرماتے۔ چنانچہ ماہنامہ رضائے مصطفٰے کے بارے میں تاثرات میں آپ نے تحریر فرمایا کہ ''رضائے مصطفٰے ہر اشاعت میں ایک نئے ڈھنگ سے حق کا اعلان وباطل کا پردہ چاک کرتا ہوا تشریف لاتا ہے۔ایسی بنیادی تبلیغ میں ہرسنی کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے''۔

وفات: ۴ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ/۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء بروز جمعۃ المبارک رات آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر آپ کا وصال ہوا۔اگلے روز خانقاہ ڈوگراں میں آپ کا تاریخی جنازہ پڑھا گیا۔اللہ تعالیٰ مزید درجات بلند فرمائے۔آمین ❁ علامہ صاحبزادہ نورالمصطفٰے رضوی' علامہ صاحبزادہ نورالمجتبیٰ چشتی اور آپ کے دیگر صاحبزادگان الحمدللہ آپ کا دینی مشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ عمر وصحت اور علم و عمل میں مزید برکت عطا فرمائے' آمین ثم آمین

(از:الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی گوجرانوالہ)

۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کی صبح

بات تو زیادہ پرانی نہیں ہے۔یوں بھی قومی وملکی نوعیت کے سانحات و حادثات کبھی پرانے نہیں ہوا کرتے کہ تاریخ اُنہیں اپنے اوراق میں ہمیشہ زندہ رکھتی ہے لیکن کیا کیا جائے ہماری یادداشتیں کمزور ہوگئیں ہیں۔ملکی سطح کی تباہی یا حادثات کی شدت کو تو ہم اُس وقت یاد رکھتے ہیں اور اُس کی تشہیر اور آہ و بکا کرتے ہیں جب تک بیرونی امداد یعنی بین الاقوامی قسم کی بھیک ملنے کی اُمید باقی رہتی ہے۔(ماخوذ)

زلزلہ اور ڈرامہ بازی

(۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ/۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کے) زلزلہ زدگان کے حوالے سے درجنوں سرکاری' سیاسی اور سماجی ڈرامے دیکھنے کو ملے۔خبر' تصویر' تشہیر کی بھرمار تھی۔الیکٹرانک میڈیا سے لے کر پرنٹ میڈیا تک انسانیت کی خدمت میں غرق بے لوث رضا کار اور فنکار ہر طرف چھائے ہوئے تھے اور مختلف پوزوں میں پرفارمنس دے رہے تھے۔(حسن نثار'روزنامہ ایکسپریس ۱۱/اگست ۲۰۰۶ء)

۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق ۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء بروز ہفتہ کو مظفرآباد و بالاکوٹ وغیرہ میں ہولناک زلزلہ کی تباہی کے عبرت آموز واقعات وحالات پر مشتمل کتاب مسمّٰی بہ "جب زلزلہ آیا"

اُف توبہ! پتھر پھٹ گئے' پہاڑ اپنی جگہ سے سرک گئے
لیکن قوم کی بداعمالی میں کوئی فرق نہ آیا

❁ اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں زلزلہ کی حقیقت ❁ زلزلہ میں بفضل الٰہی مزاراتِ اولیاء کی حفاظت ❁ متاثرین زلزلہ کیلئے جماعت اہلسنّت پاکستان' جماعت رضائے مصطفٰے پاکستان و دیگر سنی تنظیموں کی خدمات ❁ مدیران اخبارات ورسائل کی بے حیائی و منافقت کی انتہا ❁ بالاکوٹ میں مولوی اسماعیل دہلوی اوراس کے پیر مولوی سید احمد کی قبروں کے بارے میں بھی لکھا گیا ہے۔صفحات ۴۰، ہدیہ مع ڈاک خرچ ۳۰ روپے۔زیادہ منگوانے پر رعایت کی جائے گی۔

ملنے کا پتہ: ادارہ رضائے مصطفٰے چوک دارالسلام گوجرانوالہ

☆☆☆☆☆☆

تذکرہ برکاتی مشائخ اور حضور امین ملت و ضیغم اہلسنّت کا کراچی ورد مسعود

(رپورٹ: محمد حامد رضا' محمد دیدار احمد رضا ابن مولانا محمد حسن علی رضوی میلسی)

سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین الامام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کو شرف بیعت اجازت و خلافت حاصل ہے۔ خاتم الاکابر تاجدار مسند مارہرہ مطہرہ حضرت سیدنا شاہ آل رسول صاحب قادری برکاتی رضی اللہ عنہ جو اکابر بدایوں شریف کے بھی شیخ الشیوخ ہیں۔ خانقاہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف بھی انہی کے روحانی تصرف کی مظہر ہے۔ عالم خواب میں بشارت کے بعد تاج الفحول محبّ الرسول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف تشریف لائے اور سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت قدس سرہٗ کو اپنے ہمراہ خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ لے گئے۔ اس وقت شیخ الاولیاء برہان الاصفیاء سید الاعرفا سیدنا شاہ برکت اللہ قادری رضی اللہ عنہ کی روحانی امانتوں کے امین و قاسم حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول برکاتی قدس سرہٗ العزیز تھے۔ اُن کی بارگاہ عظمت پناہ میں حاضر ہوئے تو اعلیٰ حضرت کو آتے دیکھتے ہی فرمایا" آیئے! مولانا ہم تو کئی روز سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں"۔ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں بیعت فرمایا اور اُسی وقت اجازت و خلافت سے مشرف فرمایا۔ اس پر بعض حضرات کو رشک ہوا۔ عرض کی حضور اس بچے پر اتنی جلدی ایسا کرم کیوں ہوا یہاں تو لوگ برسوں پڑے رہتے ہیں اور سلوک و معرفت و طریقت کی منزلیں طے کرتے اور تربیت حاصل کرتے رہتے ہیں؟ حضور سیدنا خاتم الاکابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگوں تم احمد رضا کو کیا جانو یہ چشم و چراغ خاندان برکات ہیں اوروں کو تیار کرنا پڑتا ہے۔ یہ بالکل تیار آئے تھے صرف نسبت کی ضرورت تھی۔ کل بروز قیامت جب اللہ تبارک و تعالیٰ پوچھے گا اے آل رسول تو دنیا سے کیا لایا تو میں احمد رضا کو پیش کروں گا"۔ (سبحان اللہ) حضور سیدنا شاہ آل رسول برکاتی قدس سرہٗ کا یہ ارشاد تو شہرہ آفاق اور آج کل جدید و ماڈرن محققین کیلئے مینارہ نور اور مشعل راہ ہے۔ حضور خاتم الاکابر فرماتے ہیں" میاں صاحب! میری اور میرے (اکابر) مشائخ کی تمام تصانیف مطبوعہ یا غیر مطبوعہ جب تک مولانا احمد رضا کو نہ دکھائی جائیں' شائع نہ کی جائیں جس کو یہ بتائیں وہ چھپے وہ چھاپی جائے' جس کو منع کر دیں وہ ہرگز نہ چھاپی جائے جو عبارت یہ بڑھا دیں وہ میری اور میرے مشائخ کی جانب سے بڑھی ہوئی سمجھی جائے اور جس عبارت کو یہ کاٹ دیں وہ کٹی ہوئی سمجھی جائے۔ یہ اختیارات ان (امام احمد رضا) کو بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے عطا ہوئے ہیں"۔ (حاشیہ تذکرۂ نوری ص ۴۰ و ماہنامہ اشرفیہ سیدین نمبر صفحہ ۲۶۳ و تجلیات امام احمد رضا صفحہ ۳۶)

﴿﴾ اور حضرت تاج الفحول محبّ الرسول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ وہ بزرگ ہیں' جنہوں نے سب سے پہلے حضور سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کو" مجدد مائۃ حاضرۃ" کا خطاب دیا۔ یہ اکابر میں سے تھے آج کل کئی کئی حضرات اپنے اپنے ننھے منے مریدوں اور شاگردوں کے کہنے اور بنانے سے مجدد و امیر اہلسنّت و امام اہلسنّت کہلاتے ہیں۔ انہی مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی قدس سرہٗ کی خانقاہ قادریہ بدایوں میں ان کے عرس قادری کے موقعہ پر سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے نور العارفین تاج الکاملین سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری و امام المحدثین مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی قدس سرہما جیسے اکابرین کی موجودگی میں اپنا شہرۂ آفاق قصیدہ نور لکھا اور پڑھوایا تھا' جس کا ہر ہر شعر پانچ پانچ چھ چھ بار پڑھا گیا۔ دس بجے صبح یہ شروع ہو کر نماز ظہر کے وقت یہ قصیدہ نور

ے اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

پر اختتام پذیر ہوا تھا اور سینکڑوں اکابر اُمت سے داد تحسین و آفرین حاصل کی تھی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنا مبارک سر حضور سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ کی گود مبارک میں رکھ دیا تھا اور سرکار نوری میاں قبلہ نے حضور اعلیٰ حضرت کو گلے سے لگا لیا تھا۔ الحمدللہ اس مقدس جگہ کی زیارت فقیر راقم الحروف کے والد گرامی ضیغم اہلسنّت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی مدظلہ نے کی ہے اور خانقاہ مارہرہ مقدسہ خانقاہ قادریہ بدایوں اور خانقاہ رضویہ بریلی شریف کی زیارت و حاضری سے مشرف ہیں۔ ماشاء اللہ بحمدہٖ تعالیٰ مارہرہ شریف کا فیض عالم گیر ہے اور سیدنا شاہ برکت اللہ صاحب قادری اور سیدنا شاہ آل رسول قبلہ برکاتی قدس سرہما کے برکات و حسنات کے دریا بہہ رہے ہیں اور ایک عالم مستفید ہو رہا ہے۔ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام اہلسنّت رضی اللہ عنہ نے اکابر مشائخ مارہرہ مطہرہ کے حسب حال تعال اپنے سلام بلاغت نظام میں تبعاً یوں سلام عرض کیا ہے:

شاہِ برکات و برکات پیشنیاں ...... نور بہار طریقت پہ لاکھوں سلام
نور جاں عطر مجموعہ آل رسول ...... میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام
زیب سجادہ سجاد نوری نہاد ...... احمد نور طینت پہ لاکھوں سلام

ایک دوسری جگہ سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ اپنے شیخ کریم و عظیم سیدنا سید شاہ آل رسول رضی اللہ عنہ کی مدح میں عرض گزار ہیں:

خوشا دلے کہ دہندش ولائے آلِ رسول
خوشا سرے کہ کنندش فدائے آلِ رسول
مراز نسبت ملک است اُمید آنکہ بہ حشر
ندا کنند بیا اے رضائے آل رسول (رضی اللہ عنہ)

ماہ ذوالحجہ چونکہ حضور سیدنا شاہ آل رسول برکاتی قدس سرہٗ کا ماہ عرس ہے لہٰذا ان کا مختصر تذکرہ روحانی برکتوں کا موجب ہوگا۔ اس وقت کے ولی عہد نور العارفین سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری قبلہ قدس سرہٗ کے مناقب میں سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت یوں نذر عقیدت پیش کرتے ہیں:

ابر برکات کی ٹپک میں دھلا ...... اجلا اجلا ہے احمد نوری
برکاتی چمن کا بوٹا ہے ...... برکت زا ہے احمد نوری
خسرو اولیاء ہیں آل رسول ...... شاہزادہ ہے احمد نوری
میرے آقا کا لاڈلا بیٹا ...... نازوں پالا ہے احمد نوری
میرے آقا کا تجھ پہ اور ترا ...... مجھ پہ سایہ ہے احمد نوری
اتنا کہہ دے رضا ہمارا ہے ...... پار بیڑا ہے احمد نوری
ہیں رضا کیوں ملول ہوتے ہو ...... ہاں تمہارا ہے احمد نوری

شہزادہ اعلیٰ حضرت شیخ الانام سیدنا امام حجۃ الاسلام علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد حامد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ بھی اپنے شیخ الشیوخ خسرو الاولیاء خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول رضی اللہ عنہ کی مدح میں کس روح پرور والہانہ حسن عقیدت کے ساتھ نذر عقیدت پیش کرتے ہیں:

ما و من سے بچائے آل رسول ...... من و عن ہوں رضائے آل رسول
میری آنکھوں میں آئے آل رسول ...... مرے دل میں سمائے آل رسول
تاج والوں کا تاج عزت ہے ...... کہنہ نعلین پائے آل رسول
ٹھنڈی ٹھنڈی نسیم مارہرہ ...... دل کی کلیاں کھلائے آل رسول
ہیں رضا غوث کے قدم بقدم ...... اور قدم اُن کے پائے آل رسول
ان کے جلوؤں میں اُن کے جلوے ہیں ...... ہر ادا ہے ادائے آل رسول
آتے دیکھیں جو اعلیٰ حضرت کو ...... آنکھیں کہہ دیں وہ آئے آل رسول
برکاتی بارات کا دولہا ...... شاہ احمد رضائے آل رسول
ہے بریلی میں آج مارہرہ ...... اعلیٰ حضرت ہیں جائے آل رسول
نوری مسند پہ نوری پتلا ہے ...... اچھا ستھرا رضائے آل رسول

(قدست اسرارہم)

سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے پیر و مرشد حضور سیدنا شاہ سید آل رسول قدس سرہٗ کا عرس مبارک ۱۶، ۱۷، ۱۸ ذوالحجہ کو مارہرہ شریف اور بریلی شریف میں فیض بخش عام ہوتا ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

☆☆☆☆☆

دوسروں کی زبان سے

ڈاکٹر طاہر القادری کا ''انقلاب''

ڈاکٹر طاہر القادری آئندہ نومبر میں وطن واپس آرہے ہیں اور ایک ''نسخۂ انقلاب'' بھی ساتھ لا رہے ہیں۔ ۱۹۹۹ء میں ڈاکٹر صاحب کے ایک عقیدت مند نے ''قائد عوام سے قائد انقلاب تک'' نامی کتاب لکھی، جو ہر خاص و عام میں تقسیم کی گئی لیکن انقلاب نہیں آیا۔ ۲۰۰۲ء کے انتخابات میں پاکستان عوامی تحریک نے بہت سے اُمید وار کھڑے کئے لیکن اکیلے ''قائد انقلاب'' ہی کامیاب ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اسے ''انقلاب دشمن قوتوں کی سازش'' قرار دیا۔ قومی اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہوگئے اور پاکستان عوامی تحریک کو غیر فعال کر دیا۔ ﴿﴾ ڈاکٹر طاہر القادری کو میں نے پہلی بار ۱۹۹۳ء میں دیکھا۔ اُن کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا، جس میں کہا گیا تھا کہ ''مجھے خواب میں سرکار دو عالم ﷺ نے بشارت دی ہے کہ میری عمر آپ ﷺ کی عمر کے برابر ۶۳ سال ہوگی'' اس پر میں نے کالم لکھا کہ ڈاکٹر صاحب! اگر آپ کو سرکار دو عالم ﷺ نے بشارت دی ہے تو آپ اپنے ساتھ ہر وقت کلاشنکوف بردار گارڈز کیوں رکھتے ہیں؟ کہ ۶۳ سال کی عمر تک آپ کو زندگی کی گارنٹی تو مل گئی ہے۔ ﴿﴾ تین چار دن بعد سابق وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے کے ایک رشتہ دار فوت ہوئے تو وہ مجھے اور اپنے دو اور دوستوں کو تعزیت کیلئے سمن آباد (لاہور) لے گئے۔ وہاں ڈاکٹر صاحب موجود تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا ''اثر چوہان صاحب! یہ آپ نے کس طرح کا کالم لکھ دیا؟'' میں نے عرض کیا: ڈاکٹر صاحب! اگر آپ کو واقعی سرکار دو عالم ﷺ نے بشارت دی ہے تو ۶۳ سال کی عمر تک تو آپ بے خوف وخطر زندگی بسر کریں۔ اس وقت بھی آپ کے ساتھ چار مسلح گارڈز موجود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بولے ''پھر بات کریں گے''۔ ﴿﴾ اگست ۲۰۰۱ء میں ''حزب اللہ'' تنظیم کے سربراہ اور اسلام آباد کے (سابق) انگریزی روزنامہ ''دی مسلم'' کے مالک آغا مرتضیٰ پویا نے ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ میں بھی مدعو تھا۔ اگلے روز آغا صاحب مجھے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ پکنک کے لئے کلر کہار لے گئے۔ دو ہفتے بعد ڈاکٹر صاحب، غریب خانے پر تشریف لائے۔ چند دن بعد ڈاکٹر صاحب نے ایک خط مجھے بھجوایا۔ کھولا تو یہ میرا ''تقرر نامہ'' تھا (جو ابھی تک ''تبرک'' کے طور پر میرے پاس محفوظ ہے)۔ 'ڈاکٹر صاحب' نے مجھے پاکستان عوامی تحریک کا مرکزی سیکرٹری پبلک افیئرز بنا دیا تھا۔ میں نے فون کیا، ڈاکٹر صاحب! میں تو عملی سیاست میں حصہ نہیں لیتا، آپ نے یہ تکلف کیوں کیا؟...... ڈاکٹر صاحب بولے ''پھر بات کریں گے''۔ ﴿﴾ ۹/۱۱ کے بعد نومبر ۲۰۰۱ء میں صدر جنرل پرویز مشرف، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کے لئے نیویارک گئے، میں میڈیا ٹیم میں شامل تھا۔ اجلاس کے بعد میں نیویارک میں ہی، اپنے بڑے بیٹے ذوالفقار علی چوہان کے گھر منتقل ہوگیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسلام آباد میں، میرے گھر سے، میرے بیٹے کا ٹیلی فون نمبر لیا۔ مجھ سے کہا کہ ''میرے کچھ مرید آپ سے ملیں گے، ان کے ساتھ بھی کچھ وقت گزار لیں''۔ ڈاکٹر صاحب کے مریدوں نے نیویارک اور نیو جرسی میں میرے اعزاز میں تقریبات منعقد کیں (جن کی تصویریں میرے پاس ہیں) میں دسمبر ۲۰۰۱ء کے اواخر میں وطن واپس آ گیا۔ اُس کے بعد میں ڈاکٹر صاحب سے کبھی نہیں ملا۔ ﴿﴾ معروف شاعر اور صحافی تنویر ظہور نے مجھے ۲۰۰۰ء میں چھپی، نامور شاعر مظفر وارثی کی خود نوشت ''گئے دنوں کا سراغ'' تحفے میں دی۔ میں نے کتاب پڑھی۔ ایک باب کا عنوان ہے...... ''ہم اور پاکستان عوامی تحریک'' وارثی صاحب ''پاکستان عوامی تحریک'' کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن رہے اور طاہر صاحب نے انہیں ''شاعر انقلاب'' کا خطاب دیا تھا۔ پھر وارثی صاحب، طاہر صاحب اور اُن کی عوامی تحریک سے الگ ہوگئے۔ مظفر وارثی لکھتے ہیں...... ''ڈاکٹر طاہر القادری، اپنی کرامات بڑے فخر سے بتایا کرتے......'' میں چلتا تو بھیڑیں چل پڑتیں...... میں رُکتا تو رُک جاتیں ......اہلیہ کو غصے میں اندھی کہہ دیا۔ وہ واقعی اندھی ہوگئیں، پھر میری دُعا سے آرام آیا'' ...... وہ دھاڑیں مار مار کر اپنے خواب بیان کیا کرتے اور حضور ﷺ کے بارے میں گستاخانہ الفاظ کہہ جاتے۔ وہ اپنے خوابوں کی تعبیریں اپنی مرضی کی کر لیتے اور ہر مطلب کے آدمی کو نوید سناتے کہ ''خواب میں حضور ﷺ نے اُن کی خدمات کو سراہا ہے''۔

مظفر وارثی لکھتے ہیں "ڈاکٹر صاحب' میاں نواز شریف کو منافق کہتے تھے' حالانکہ میاں صاحب' انہیں اپنے کاندھوں پر بٹھا کر غارِ حرا میں لے گئے تھے۔ سول سیکرٹریٹ پنجاب میں ڈاکٹر صاحب کی فائل کھلی تھی۔ اُن کے تمام احکامات اُس پر درج ہوتے اور اُن پر عمل ہوتا تھا۔ طاہر صاحب نے بہنوں کے نام پلاٹ الاٹ کرائے۔ سالے کو نائب تحصیلدار اور بھانجے کو اے ایس آئی بھرتی کرایا۔ میاں محمد شریف نے انہیں نقد ۱۶ لاکھ روپے دیئے۔ میاں محمد شریف' طاہر صاحب کو شادمان سے اتفاق مسجد لے گئے اور اتفاق مسجد سے آسمان پر جا بٹھایا۔ گاڑی دی' مکان دیا اور ۴۰ طالب علموں کا سارا خرچ برداشت کرتے تھے"...... مظفر وارثی لکھتے ہیں: "طاہر القادری کو امام خمینی بننے کا شوق تھا' لیکن انداز رضا شاہ پہلوی والے تھے۔ وہ پنجاب حکومت کو بدنام کرنے کیلئے عدالت گئے لیکن صاحب عدالت مفتی محمد خان قادری نے اپنے فیصلے میں طاہر القادری کو جھنگ کے ادنیٰ خاندان کا سپوت' محسن کُش' جھوٹا اور شہرت کا بھوکا قرار دیا"۔

مظفر وارثی صاحب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ میں ان کے خیالات کو بلاتبصرہ شائع کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کے "انقلاب" کا منصوبہ یہ ہے کہ پاکستان میں عام انتخابات نہ ہوں اور چار سال کیلئے عبوری حکومت قائم کی جائے۔ یہ حکومت ایک بڑا آپریشن کرے اور سیاست اور جمہوریت کے بدن سے سارے ناسور نکال باہر کرے۔ ڈاکٹر صاحب نے خود کو انتخابی سیاست سے دور رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ عبوری حکومت کا سربراہ کون ہوگا؟...... ڈاکٹر طاہر القادری جنرل اشفاق پرویز کیانی' چیف جسٹس افتخار محمد چودھری یا کوئی اور؟...... ڈاکٹر صاحب نے نہیں بتایا۔ ◆ ڈاکٹر طاہر القادری کی تاریخ پیدائش ۱۹ فروری ۱۹۵۱ء ہے۔ اگر وہ ۱۹ نومبر ۲۰۱۲ء کو پاکستان واپس آجاتے ہیں تو اُن کی عمر ہوگی ۶۱...... سال اور ۹ ماہ یعنی ۶۳ سال کی عمر ہونے میں صرف ایک سال ۳ ماہ رہ جائیں گے۔ کیا ڈاکٹر صاحب کو سرکار دو عالم ﷺ کی طرف سے کوئی نئی بشارت دی گئی ہے کہ اُن کی عمر میں توسیع کر دی گئی ہے؟ یا "میگا سٹار" ڈاکٹر عامر لیاقت حسین' "اشکوں کی برسات" کے خصوصی پروگرام میں دھاڑیں مار مار کر روتے ہوئے ان کیلئے دعا کریں گے؟ اگر ڈاکٹر صاحب کی قیادت میں "انقلاب" آجاتا ہے تو میں سیدھا جناب مظفر وارثی کی قبر پر جا کر کہوں گا...... اے شاعر انقلاب' مظفر وارثی سنو......! "شیخ الاسلام" ڈاکٹر طاہر القادری اپنی "روحانی قوت" سے "انقلاب" لے آئے ہیں۔ (از: اثر چوہان (سیاست نامہ) روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۴ ستمبر ۲۰۱۲ء

خطرہ کی گھنٹی

یہ خوبصورت کتاب نباضِ قوم حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کی مدلل ومفصل تالیف ہے۔ جس میں پروفیسر طاہر القادری کے "فرقہ طاہریہ و پروفیسری مسلک" کے فتنہ عظیمہ سے برادران اہلسنّت وسنی بریلوی احباب کو خبردار کیا گیا ہے ◆ اور شیعہ دیابنہ وہابیہ کے عقائد باطلہ کے باوجود پروفیسر صاحب کے ان سے تعلقات وصلحکلیت و بھائی چارہ بلکہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے اور بدمذہبوں گستاخوں کو پرفریب انداز میں سنیوں کیلئے قابل قبول بنانے کی خطرناک سازش کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ ◆ اور قرآن وحدیث ومسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روشنی میں بے ادب گستاخ بدعقیدہ لوگوں سے تعلقات کی ممانعت و بائیکاٹ کا حکم شرعی بیان کیا گیا ہے ◆ نیز پروفیسر صاحب کی مزید گمراہی وعورتوں کی نصف دیت کے مسئلہ پر ان کی اجماع اُمت سے بغاوت وعلماء اہلسنّت کے ساتھ محاذ آرائی کا تاریخی پس منظر اور علماء اہلسنّت کے پروفیسر صاحب کے خلاف بیانات وان کے اہلسنّت و جماعت سے خارج ہونے کے فتاویٰ مبارکہ کو جمع کیا گیا ہے۔ ◆ طاہر القادری کے جھوٹے دعوے اور تمام بزرگان دین سے ہمسری و برابری اور ہائیکورٹ کی زبانی طاہر القادری کی کذب بیانی کا تاریخی فیصلہ بھی شائع کیا گیا ہے اور شیعہ کے امام خمینی کے متعلق طاہر القادری کے اس گستاخانہ بیان کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ ◆ جس میں طاہر القادری نے کہا تھا کہ "امام خمینی ان مردان حق میں سے ہیں جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے" ◆ اور خمینی سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے"۔ ◆ علاوہ ازیں طاہر القادری کے تضادات و دوغلہ کردار اور اخلاقی پستی کو بھی اخبارات ورسائل کے حوالہ جات وحقائق کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ کتاب "خطرہ کی گھنٹی" دسویں مرتبہ شائع ہوئی ہے' جو محبان اہلسنّت ومتلاشیان حق کیلئے ایک عظیم دستاویز ہے۔ صفحات ۲۹۶ ہدیہ ۱۶۰ روپے۔ ادارہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ سے طلب کریں۔

اہلسنّت وجماعت کی مذہبی وتبلیغی خبریں

اعلان: ''انجمن احباب اہلسنّت'' کے سلسلۂ تبلیغ ''سبیل ہدایت'' کی ۴۰۰ ویں پیشکش ''۴۰۰ مطبوعات کی مکمل فہرست'' صفحات ساٹھ شائع ہوگئی ہے۔ آٹھ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔ نیز انجمن ہذا کا تیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ 9 نومبر بروز جمعۃ المبارک مرکزی جامع مسجد حنفیہ رضویہ سہنسہ بازار میں حسب سابق انعقاد پذیر ہوگا۔ احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔ الداعی الی الخیر: (علامہ) ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری الرضوی ناظم انجمن احباب اہلسنّت سہنسہ بازار ضلع کوٹلی آزاد کشمیر۔

مصطفائی لنگر: سیلاب سے تباہ حال......آپ کے بھائی آپ کی مدد کے منتظر ہیں......ڈی جی خان (جنوبی پنجاب) بدین (سندھ) اور دیگر شہروں میں متاثرہ خاندانوں کیلئے مصطفائی لنگر میں گھی، چاول، سفید چنے وغیرہ بھیج کر دست تعاون بڑھائیں۔ برائے رابطہ: المصطفےٰ ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) صدر ٹاؤن آفس 03۔ مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ نزد ایس ایم لاء کالج چورنگی کراچی 74000 فون 32623254-21-(92)

اپیل: جہانیاں منڈی ضلع خانیوال میں جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وجامعہ رضویہ صادق العلوم (جس کا سنگ بنیاد نباضِ قوم مفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے اپنے دست مبارک سے رکھا) کی تعمیر جدید کا کام تیزی سے جاری ہے۔ اہل محبت عطیات بھیج کر تعاون فرمائیں اور جنت میں گھر بنائیں۔ (مولانا) احمد بخش ولد پیر بخش مسلم کمرشل بینک جہانیاں ضلع خانیوال

اکاؤنٹ نمبر: 120401010026999

ڈیرہ غازی خان میں طوفانی بارش کی وجہ سے سیلاب کی صورت میں ہمارے گھر گر گئے ہیں۔ کھانے پینے کیلئے کچھ نہیں بچا، کوئی امداد نہیں مل رہی، چاروں طرف پانی ہی پانی ہے۔ بال بچے ایک ٹیلے پر بیٹھے ہیں۔ قارئین دعا فرمائیں اور اگر ہو سکے تو مالی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ برائے رابطہ: محمد بخش نورانی محلہ نورنگ آباد ڈیرہ غازی خان موبائل نمبر 0331-2304487☆0344-8558199

قارئین کرام توجہ فرمائیں: ۲۹ ذیقعد/ ۱۷ اکتوبر بروز بدھ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کی کوشش کریں اور چاند نظر آنے کی صورت میں مرکز اہلسنّت جامع مسجد زینت المساجد گوجرانوالہ رابطہ کریں تاکہ آپ سے شرعی طریقے سے شہادت حاصل کی جاسکے۔

(الحاج محمد حفیظ نیازی، ایڈیٹر ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ)

0300649317-0333815952-0346464182 8

عرس مبارک: آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ حقیقی وسجادہ نشین اوّل حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک انشاء اللہ تعالیٰ حسب سابق ۱۸،۱۷ اکتوبر بروز بدھ، جمعرات زیر سرپرستی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی منعقد ہوگا۔ (شیخ محمد حنیف)

دُعائے صحت کی اپیل: خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ حضرت مولانا محمد شوکت حسن بریلوی (کراچی) ☆ مخدوم اہلسنّت حکیم محمد عبدالحئی (سیالکوٹ) ☆ شیخ طریقت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی سجادہ نشین نیریاں شریف ☆ فاضل شہیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری (کراچی) ☆ فخر اہلسنّت علامہ سید وجاہت رسول قادری (کراچی) ☆ مناظر اسلام پیر سید مراتب علی شاہ ☆ مناظر ابن مناظر علامہ محمد عبدالتواب صدیقی اچھروی (لاہور) ☆ مجاہد اہلسنّت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی (میلسی) ☆ خطیب پاکستان علامہ محمد صدیق ملتانی ☆ استاذ العلماء علامہ محمد حیات قادری (بھیرہ) ☆ مفتیٔ کشمیر مولانا محمد حسین چشتی ☆ مولانا محمد نذیر مجاہد وزیر آبادی ☆ صاحبزادہ محمد فضل حنان رضوی (مریدکے) ☆ صاحبزادہ محمد حامد رضا اور مولانا محمد افراہیم چشتی (تتہ پانوی) کے والد محترم علیل ہیں۔ قارئین سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔ (ادارہ)

اجتماعی دعا و استغفار: علماء ومشائخ، حکام وقت، صحافی برادران، تاجران وکارکنان، اساتذہ وطلباء اور تمام شعبہ ہائے زندگی کے مسلمانو! ......آیئے! ہم مل کر قومی مشکلات سے نجات، ملکی سالمیت اور وطن عزیز میں اسلامی حکومت کے قیام اور نظام مصطفےٰ کے نفاذ کیلئے ۱۰ اکتوبر نماز عصر تا ۱۲ اکتوبر نماز جمعۃ المبارک مرکز روحانیت دربار حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ میں اجتماعی دعا واستغفار کریں۔

(الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری 0300-9622887)

سانحہ ارتحال

گوجرانوالہ: ۲۱ شوال المکرّم/ ۹ ستمبر کو میرا پیارا بیٹا محمد طاہر قادری رضوی بعمر ۲۴ سال مختصر علالت کے بعد قضائے الٰہی سے انتقال کر گیا' انا للہ وانا الیہ راجعون ○ جس کی نماز جنازہ مولانا محمد عبدالجلیل قادری رضوی نے پڑھائی۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں علماء و احباب اہلسنّت شریک ہوئے جبکہ ختم دسواں کے موقع پر الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی' مولانا غلام مرتضیٰ ساقی' جناب زاہد حبیب قادری' جناب محمد اکرام بابر قادری اور مولانا محمد محمود اکرم رضوی وغیرہ نے شرکت فرمائی۔

(مولانا ابوسعید محمد سرور قادری رضوی گوندلوی)

﴿﴾ ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' کے کمپوزر محمد نوید قادری رضوی' محمد تنویر' محمد ندیم کی والدہ محترمہ ۲۳ شوال المکرّم/ ۱۱ ستمبر بھی قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء و احباب اہلسنّت نے شرکت کی۔ گوجرانوالہ ہی سے محمد عارف منیر صاحب اور محمد آصف منیر صاحب سابق ناظم کی والدہ محترمہ ﴿﴾ حاجی محمد عمر دراز صاحب کی زوجہ محترمہ۔ سیالکوٹ سے چوہدری محمد اطہر صاحب کے جواں سال بیٹے فیض رسول کے انتقال کی خبریں بھی موصول ہوئی ہیں۔ قارئین سے مرحومین کیلئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دُعا کی اپیل ہے۔ (ادارہ)

هُنَاكَ الزَّلَا زِلُ وَالْفِتَنُ وَ بِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ

وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا (بخاری شریف)

تعارف وتبصرہ

فتاویٰ سلطانیہ: نہایت اہم مسائل دینی دنیاوی کے شرعی احکام پر مشتمل یہ مفید کتاب مولانا الحاج صوفی محمد صفدر علی سلیمانی خطیب برمنگھم (یوکے) کی تصنیف ہے' جسے جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام برطانیہ و پاکستان نے شائع کیا ہے۔ صفحات ۲۸۰ کاغذ طباعت اعلیٰ ہدیہ ۵۰۰ روپے۔ ملنے کے پتے: صوفی آصف محمود سلیمانی چک خمامہ ٹاہلیانوالہ جہلم۔ سلیمانیہ الیکٹرونکس نیا بازار جہلم۔

مناہل الصلوٰۃ لسید السادات: پیر سائیں غلام رسول صاحب قاسمی قادری نقشبندی کی تالیف ہے' جس میں مؤلف نے قرآن مجید' احادیث مبارکہ کی روشنی میں درود شریف پڑھنے کے فضائل' مواقع' صیغے اور درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں بیان کی ہیں۔ نیز درود شریف پڑھنے سے حاجت روائی' تنگدستی کا علاج' گناہ مٹنے کا ذریعہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ بیان کیا گیا ہے۔ صفحات ۸۰ ہدیہ ۷۰ روپے۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

فضائل دستار: عمامہ شریف (پگڑی) پہننے کے فضائل اور مسائل پر مشتمل یہ کتاب دو رسائل المقالۃ العذبۃ از مُلا علی بن سلطان القاری حنفی اور فضائل دستار (فارسی) از: علامہ ابوالسفار علی محمد بلخی کی تصانیف ہیں' جن کا ترجمہ تخریج کے فرائض علامہ محمد شہزاد مجددی نے انجام دیئے ہیں۔ صفحات ۸۰، ہدیہ ۷۰ روپے۔ ملنے کا پتہ: دارالاخلاص ۴۹ ریلوے روڈ لاہور

موت کی یاد: وصالِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے واقعات' فکر آخرت' آخرت کی تیاری' احوال موت' موت کے مقاصد' موت کی یاد میں مدد دینے والے اسباب' موت مومن کیلئے تحفہ' تجہیز و تکفین کا بیان' تعزیت کا بیان' احوال برزخ' ارواح کا بیان' علامات و احوال قیامت دیدارِ خداوندی اور جنت و دوزخ کے بیان پر مشتمل علمی و تحقیقی تحریر لفظ لفظ دلنشین۔ ازقلم: ابوالعطاء مولانا علامہ غلام حسین عاصم ماتریدی۔ صفحات ۳۲۸ ہدیہ ۳۰۰ روپے۔

ملنے کا پتہ: ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ